

# يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

قرآن ایمان والوں کو کیا کہتا ہے؟

مولانا عبد اللطیف ناگراج



حکمت قرآن انسٹیٹیوٹ

قرآن ایمان والوں کے لیے کیا کہتا ہے؟

از  
مولانا عبد اللطیف ناگراج

اشاعت اول: جون 2010ء  
اہتمام: ابو الفضل نور احمد  
کمپیوٹر لے آؤٹ: فہیم احمد سولنگی  
طابع: ذکی سنز پرنٹرز، کراچی  
ناشر: حکمت قرآن انسٹیٹیوٹ، کراچی

ایڈریس  
حکمت قرآن انسٹیٹیوٹ  
6 سندھی، جماعت کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی، جوگی موڑ بس اسٹاپ  
نیشنل ہائی وے، کراچی 75030  
رابطہ کیلئے 021-35000278  
0300-2707097

Web: www.hikmatequran.org

## فہرست

مقدمہ.....	5
قرآن کی دعوت.....	17
ایمان والوں کے متعلق منتخب احادیث مبارکہ.....	23
ایمان والوں اپنی ذات کا قرآن کی ان آیات سے موازنہ	
کر کے دیکھنا چاہیے کہ کیا وہ واقعی ایمان والا ہے؟.....	35
ایمان والوں کے لیے عمل کے اصول.....	96

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## مقدمہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن کو بغیر سمجھ پڑھنے کے بجائے اسے سمجھ کر پڑھنے کے لیے بار بار حکم دیا ہے۔ اس بارے میں ایسی قرآنی آیات پیش کی جاتی ہیں جن میں اس بات کو کئی طرح سے بیان کیا گیا ہے۔

ہر قوم میں اسی قوم کی زبان بولنے والا رسول بھیجا گیا تاکہ اللہ کا پیغام اچھی طرح سمجھا دیا جائے:

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانٍ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ

”اور ہم نے اپنا پیغام دینے کے لیے جب کبھی کوئی رسول بھیجا ہے، اس نے اپنی قوم ہی کی زبان میں پیغام دیا ہے تاکہ وہ انہیں اچھی طرح کھول کر بات سمجھائے۔“

(ابراہیم: ۴)

قرآن کریم کو سمجھ کر پڑھنے پر زور دینے کے لیے ایک لفظ تقریباً دو سو (۲۰۰) سے زیادہ بار دہرایا گیا ہے۔ اس لفظ کا مادہ (ب-ی-ن) ہے۔ اس مادہ سے تین لفظ ایسے بنتے ہیں جن سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ قرآن کو بغیر سمجھ کر پڑھنا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نافرمانی ہے۔ وہ تین لفظ یہ ہیں (۱- یبین: کھول کھول کر بات بتانا۔ ۲- بینة: روشن: ۳- مبین: واضح، کھلا ہوا)

ان الفاظ کے حوالے سے چند آیات کے تراجم پیش کیے جاتے ہیں تاکہ قرآن کو بغیر سمجھ کر پڑھنے والوں کو اس بات کا احساس ہو سکے کہ اللہ تعالیٰ تو آپ کو بہت کچھ سکھانا اور بتانا چاہتا ہے اور آپ ہیں کہ کچھ سیکھنے اور سمجھنے کے لیے تیار ہی نہیں۔

يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ وَاللَّهُ يَكُلِّ شَيْءٍ عَلَيْهِ

”اللہ تمہارے لیے احکام واضح کر کے بتاتا ہے تاکہ تم بھٹکنے نہ پھرو اور اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔“ (النساء: ۱۷۶)

وَكَذَلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ الْآيَاتِ وَلِتَسْتَبِينَ سَبِيلُ الْحُجَّامِينَ

”اور اس طرح ہم اپنی نشانیاں کھول کھول کر پیش کرتے ہیں تاکہ مجرموں کی راہ بالکل نمایاں ہو جائے۔“ (الانعام: ۵۵)

قرآن تو ساری اقوام کے لیے ہدایت اور نصیحت کے طور پر نازل کیا گیا ہے لیکن عربی زبان میں۔ لہذا ہر قوم کو اس کی اپنی زبان میں ترجمہ شدہ قرآن دینا اور خود اپنی زبان میں ترجمہ شدہ قرآن پڑھنا اللہ تعالیٰ کے قانون کے عین مطابق ہے۔

اب قرآن کریم کے ایک اور لفظ ”قل“ کی طرف آپ توجہ کریں۔ اس لفظ کے معانی ہیں: کہو، بتادو، اعلان کر دو، آگاہ کر دو، کہہ دو اور فرمادو۔

اور یہ لفظ قرآن کریم میں اس شکل میں ۳۲ بار آیا ہے اور تقریباً ہر بار کوئی اہم حکم یا حکمت کی بات یا کوئی اہم خبر سے آگاہ کیا گیا ہے۔ نمونے کے طور پر چند آیات ملاحظہ فرمائیں۔

قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبِ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ  
إِنْ أَتَيْتُ إِلَّا مَا يُوْحَىٰ إِلَيَّ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ

”اے نبی! ان سے کہو میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں۔ نہ میں غیب کا علم رکھتا ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر نازل کی جاتی ہے۔ پھر ان سے پوچھو! کیا اندھا اور آنکھوں والا دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ کیا تم غور نہیں کرتے؟“

(الانعام: ۵۰)

قُلْ هُوَ نَبَأٌ عَظِيمٌ ۖ أَنتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُونَ

”(ان سے) کہو! یہ ایک بڑی خبر ہے، جس کو سن کر تم منہ پھیرتے ہو۔“

(ص: ۶۷، ۶۸)

قُلْ هُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۖ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ﴿٢٣﴾

”کہو! اللہ ہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا، تم کو دیکھنے اور سننے کی طاقتیں دیں اور سوچنے سمجھنے والے دل دیئے مگر تم کم ہی شکر ادا کرتے ہو۔“ (الملک: ۲۳)

کیا جو لوگ قرآن کو بغیر سمجھ کر پڑھ رہے ہیں وہ واقعی اللہ نے دیکھنے، سننے اور سوچنے سمجھنے کی جو نعمتیں دی ہیں ان کی ناشکری نہیں کر رہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے جو اپنے نبی (ﷺ) کو بار بار یہ کہا ہے کہ ”ان کو بتادو، ان سے کہہ دو، ان کو خبردار کر دو۔“ تو جو لوگ قرآن کریم کو سمجھ کر ہی نہیں پڑھتے، وہ دراصل اللہ تعالیٰ کے پیغام ہدایت سے اپنے لیے محرومی کا انتخاب کرتے ہیں۔ یہ انسانوں کی بیحد محرومی اور بد بختی ہوتی ہے کہ وہ آنکھ، کان اور سمجھنے کی صلاحیت کے باوجود ہدایت سے محروم رہے۔ قرآن نے اس محرومی کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا ۚ وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَا يُبْصِرُونَ بِهَا ۚ وَلَهُمْ أُذُنٌ لَا يَسْمَعُونَ بِهَا ۚ أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ﴿٢٤﴾

”اور یہ حقیقت ہے کہ بہت سے جن اور انسان ایسے ہیں جن کو ہم نے جہنم ہی کے لیے پیدا کیا ہے۔ (کیونکہ) ان کے پاس دل ہیں مگر وہ ان سے سوچتے نہیں۔ ان کے پاس آنکھیں ہیں مگر وہ ان سے دیکھتے نہیں۔ ان کے پاس کان ہیں مگر وہ ان سے سنتے نہیں۔ وہ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گئے گزرے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو غفلت میں کھو گئے ہیں۔“ (الاعراف: ۱۷۹)

ابھی آپ نے لفظ قل کے بارے میں آیات کے تراجم ملاحظہ فرمائے، جس میں اللہ تعالیٰ اپنے نبی (ﷺ) کو لوگوں کو اپنا کلام بتانے کا حکم دیا۔ اب آپ ایک دوسرے لفظ کے بارے میں اس بات کو جانیں کہ لوگ آپ (ﷺ) سے سوال کرتے تھے، جن باتوں کا آپ (ﷺ) کو علم نہ ہوتا، اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعہ اس کا جواب نازل فرماتا۔ ان آیات کا آغاز اس لفظ سے ہوتا ہے۔

يَسْأَلُونَكَ (آپ سے پوچھتے ہیں یا سوال کرتے ہیں)

وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ ۖ قُلِ الْعَفْوَ ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ ﴿٢٥﴾

”اور پوچھتے ہیں: (اللہ کی راہ میں) کیا خرچ کریں؟ کہو جو تمہاری ضرورت سے زیادہ ہو (وہ خرچ کر دو) اس طرح اللہ تمہارے لیے صاف احکام بیان کرتا ہے، شاید کہ تم (دنیا اور آخرت دونوں کی) فکر کرو۔“ (البقرہ: ۲۱۹)

يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا ۚ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي ۚ لَا يُجِيبُهَا لِوَفِّيَّهَا إِلَّا هُوَ ۚ تَنَزَّلَتْ فِي السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا تَأْتِيكُمُ إِلَّا بَغْتَةً ۚ يَسْأَلُونَكَ كَاذِبًا ۖ حَقِّي عَنْهَا ۚ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٦﴾

”یہ لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ آخر وہ قیامت کی گھڑی کب نازل ہوگی؟ (کہو) اس کا علم میرے رب ہی کے پاس ہے۔ اسے اپنے وقت پر وہی ظاہر کرے گا۔ آسمانوں اور زمین میں وہ بڑا سخت وقت ہو گا۔ وہ تم پر اچانک آجائے گا۔ یہ لوگ اس کے متعلق تم سے اس طرح پوچھتے ہیں گویا کہ تم اس کی کھونج میں لگے ہوئے ہو۔ کہو اس کا علم تو صرف اللہ کو ہے مگر اکثر لوگ اس حقیقت سے ناواقف ہیں۔“

(الاعراف: ۱۸۷)

ان آیات کی روشنی میں اللہ تعالیٰ پیغمبر کے ذریعے جو چیز سمجھانا چاہتے ہیں وہ سمجھنا ناممکن ہو گا جب اس کو سمجھ کر پڑھا جائے۔

اب ہم قرآن کریم کی چند مزید صفات کے حوالے سے اس بات کو اجاگر کرتے ہیں کہ قرآن کو بغیر سمجھ پڑھنا کس طرح محرومی کا موجب بنتا ہے۔

الفرقان: (حق اور باطل میں فرق کرنے والا)

تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا ﴿٢٧﴾

”نہایت بابرکت ہے وہ اللہ جس نے یہ فرقان (حق اور باطل میں فرق کرنے والا قرآن) اپنے بندے (محمد) پر نازل کیا تاکہ سارے جہان والوں کے لیے خبردار کر دینے والا ہو۔ (الفرقان: ۱)

## الہادی: (مکمل رہنمائی و ہدایت)

وَإِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝  
 ”حقیقت یہ ہے کہ یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو بالکل سیدھی ہے، جو لوگ اسے مان کر بھلے کام کرنے لگیں انہیں یہ بشارت دیتا ہے کہ ان کے لیے بڑا اجر ہے۔ اور جو لوگ آخرت کو نہ مانیں انہیں خبر دیتا ہے کہ ان کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔“ (بنی اسرائیل: ۹-۱۰)

## احسن الحديث: (بہترین کلام یا خوب صورت بات چیت)

اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانًى ۖ تَتَشَافَرُ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۖ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ ۖ  
 ”اللہ نے بہترین کلام اتارا ہے، ایک ایسی کتاب جس کے تمام اجزاء ہم رنگ ہیں اور جس میں بار بار مضامین دہرائے گئے ہیں۔ اسے سن کر ان لوگوں کے روگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرنے والے ہیں اور پھر ان کے جسم اور ان کے دل نرم ہو کر اللہ کے ذکر کی طرف راغب ہو جاتے ہیں۔“ (الزمر: ۲۳)

## احسن تفسیرا: (بہترین انداز میں اپنی بات کھولنے والی کتاب)

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَاحِدَةً ۖ كَذَلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهِ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلًا ۖ وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ إِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَأَحْسَنَ تَفْسِيرًا ۖ  
 ”اور منکرین کہتے ہیں کہ اس شخص پر سارا قرآن ایک ہی وقت میں کیوں نہ اتار دیا گیا؟ ہاں ایسا اس لیے کیا گیا ہے کہ اس کو اچھی طرح ہم تمہارے ذہن نشین کرتے رہیں۔ اور اسی غرض کے لیے ہم نے اس کو ایک خاص ترتیب کے ساتھ الگ الگ اجزاء کی شکل دی اور اس میں یہ مصلحت بھی ہے کہ جب کبھی وہ تمہارے سامنے کوئی نرالی بات یا عجیب سوال لے کر آئیں تو اس کا ٹھیک جواب بروقت ہم نے تمہیں دے دیا اور بہترین طریقے سے بات کھول دی۔“ (الفرقان: ۳۲-۳۳)

## الذکر: (نصیحت، یاد دہانی)

كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِّيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرُوا أُولُوا الْأَلْبَابِ ۝  
 ”یہ ایک بڑی برکت والی کتاب ہے جو (اے نبی!) ہم نے تمہاری طرف نازل کی ہے تاکہ یہ لوگ اس کی آیات پر غور کریں اور عقل و فکر رکھنے والے اس سے نصیحت حاصل کریں۔“ (ص: ۲۹)

## الامثال: (تمثیلی انداز میں باتیں بتانا تاکہ لوگ غور کریں)

وَلَيْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ۝  
 ”یہ مثالیں ہم لوگوں کے سامنے اس لیے بیان کرتے ہیں کہ وہ (اپنی حالت) پر غور کریں۔ (الحشر: ۲۱)

## زادتهم ایساناً: (ایمان میں اضافہ کرنے والا)

إِنَّا الْيَوْمَ مُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَّتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۖ  
 ”سچے اہل ایمان تو وہ لوگ ہیں جن کے دل اللہ کا ذکر (قرآن) سن کر لرز جاتے ہیں۔ اور جب اللہ کی آیات ان کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنے رب پر توکل و بھروسہ کرتے ہیں۔“ (الانفال: ۲)

ذرا چند ساعت اس بات پر غور فرمائیں کہ کیا بغیر سمجھے قرآن پڑھتے ہوئے کبھی آپ میں یہ کیفیت پیدا ہوئی ہے جو اوپر بیان کی گئی ہے؟ آپ کسی کو پورا قرآن سنا دو مگر آپ جانتے ہیں کہ اس طرح پڑھنے اور سننے والوں میں سے کسی میں نہ ایمان کا اضافہ ہوتا ہے اور نہ کسی میں اللہ کا خوف پیدا ہوتا ہے، الا ما شاء اللہ۔

## يسرنا القرآن للذکر: (نصیحت حاصل کرنے کے لیے قرآن بالکل آسان ہے)

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّذَكِّرٍ ۖ  
 ”اور بلاشبہ ہم نے اس قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان ذریعہ بنادیا

ہے، پھر کیا کوئی ہے نصیحت قبول کرنے والا؟“ (الزمر: ۱۷)

اس آیت پر بھی اچھی طرح غور فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ تو اس بات کا اعلان بار بار فرما رہے ہیں کہ قرآن سمجھنے کے لیے بالکل آسان ہے، اس سے نصیحت حاصل کرنا کچھ دشوار نہیں ہے۔ مگر اس کے باوجود کچھ مذہبی لوگوں قرآن کا ترجمہ پڑھنے سے منع کرتے ہیں۔ اور پھر اکثر لوگ ان کی باتوں میں آکر قرآن کو چھوڑ دیتے ہیں، اور قرآن کے علاوہ معمولات یومیہ کو پڑھ کر ہی ان کو اپنی فلاح سمجھتے ہیں۔ کیا ان لوگوں پر قرآن کی یہ آیت صادق نہیں آتی:

اَتَّخَذُوا اٰجِبَارَهُمْ وُرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُونِ اللّٰهِ

”انہوں نے اپنے علماء اور درویشوں کو اللہ کے سوا اپنا رب بنالیا ہے۔ (التوبہ: ۳۱)

یعنی جس کو وہ حلال کہہ دیں وہی ان کے لیے حلال ہے اور جس کو وہ حرام کہہ دیں وہی ان کے لیے حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حلال اور حرام کے بارے میں کیا حکم ہے اس کو وہ خاطر میں نہیں لائیں گے۔ (ایک حدیث کا مفہوم)

ایسے لوگوں کی ذہنی کیفیت کچھ اس طرح کی ہو چکی ہے:

اَفَلَا يَتَذَكَّرُوْنَ اَلْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالٌۭہَاۥ

”کیا ان لوگوں نے قرآن پر غور و فکر نہیں کیا، یا ان کے دلوں پر تالے لگے ہوئے ہیں؟“ (محمد: ۲۴)

ذکر کم: (اس میں انسان کا ذکر ہے۔ قرآن کا موضوع انسان ہے)

لَقَدْ اَنْزَلْنَا اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْہٖ ذِكْرُكُمْۚ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَۙ

”لوگو! ہم نے تمہاری طرف ایک ایسی کتاب بھیجی ہے جس میں تمہارا ہی ذکر ہے، کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟“ (الانبیاء: ۱۰)

کتنی عجیب بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب کا مرکزی موضوع انسان کو قرار دے رہا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی انسان سے محبت کی انتہا کا بیان ہے۔ اور اس سے بھی نرالی بات یہ ہے کہ

انسان اس کتاب کو بغیر سمجھے ہوئے پڑھے جا رہا ہے، جس میں اسی کے بھلے اور فائدہ کی باتیں ہیں۔ اور وہ ان کو جاننے کی خواہش بھی دل میں پیدا نہیں ہونے دیتا۔ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں انسان سے بے انتہا محبت کرنے والا اللہ فرماتا ہے کہ:

وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلٰی الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَۙ

”جو لوگ عقل سے کام نہیں لیتے اللہ ان پر گندگی ڈال دیتا ہے۔“ (یونس: ۱۰۰)

آخر ہم اپنی عقل کو قرآن مجید سمجھنے کے لیے کیوں استعمال نہیں کرتے؟ جبکہ دنیا کے فائدوں کے معاملے میں ہم مشکل زبانوں میں بڑی موٹی موٹی کتابوں پر بہت سامال لگا کر بھی یہ جان لیتے ہیں کہ اس میں کیا لکھا ہوا ہے اور پھر بڑی محنت کر کے ان کا امتحان بھی دیتے ہیں۔

اتل ما اوحی الیک (پڑھ کر سناؤ جو تمہاری طرف وحی کیا گیا ہے)

وَاٰتِلْ مَا اَوْحٰی اِلَيْكَ مِنْ کِتٰبٍ رَبِّکَؕ لَا مُبَدِّلَ لِمٰکِلٰتِہٖؕ

وَلٰکِنْ تَحَدَّ مِنْ دُوْنِہٖ مُّلتَحِدًاۙ

”اور (اے نبی!) تمہارے رب کی کتاب میں سے جو کچھ تم پر وحی کیا گیا ہے اسے

(جوں کا توں) سنا دو۔ کوئی اس کی باتوں کو بدل دینے کا مجاز نہیں ہے اور تم اس

کے سوا کہیں کوئی جائے پناہ نہ پاؤ گے۔“ (الکہف: ۲۷)

پڑھ کر وہی تحریر سنائی جاتی ہے جو سمجھ میں آتی ہو، اگر آپ کسی مجمع یا محفل میں ایسی زبان میں تقریر شروع کر دیں جو حاضرین کو نہ آتی ہو تو وہ آپ کی طرف توجہ نہ دیں گے اور محفل سے اٹھ کر چلے جائیں گے۔

مزید دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو کس قدر تاکید کے ساتھ سارے کا سارا کلام لوگوں کو سنا دینے کا حکم فرما رہے ہیں۔ اور ساتھ ہی اس کلام کی دو صفات کا ذکر فرما رہے ہیں: ایک یہ کہ اس کی باتیں تبدیل نہیں ہو سکتیں یعنی جو وعدے اس میں کئے گئے ہیں وہ لازمی طور پر پورے ہوں گے۔ دوسری یہ کہ ہدایت کے لیے قرآن کے سوا ہمیں اور کہیں بھی پناہ نہیں مل سکتی۔ جب صورت حال یہ ہے تو پھر ہمیں سب سے پہلے قرآن کو سمجھ کر پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کا آغاز کر دینا چاہیے ورنہ ایسا نہ ہو کہ روز قیامت ہمارا شمار ان لوگوں میں

ہو گا جن کا ذکر مندرجہ ذیل آیات میں کیا گیا ہے:

كُلَّمَا أَلْقَىٰ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ ۚ قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ ۖ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ ؕ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ ۖ وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ ۚ

”ہر بار جب کوئی گروہ اس میں ڈالا جائے گا، اس کے کارندے ان لوگوں سے پوچھیں گے: ”کیا تمہارے پاس کوئی خبردار کرنے والا نہیں آیا تھا؟“ وہ جواب دیں گے: ”ہاں خبردار کرنے والا ہمارے پاس آیا تھا مگر ہم نے اس کو جھٹلادیا اور کہا اللہ نے کچھ بھی نازل نہیں کیا۔ تم بڑی گمراہی میں پڑے ہوئے ہو۔ اور وہ کہیں گے: ”کاش ہم سنتے یا سمجھتے تو آج اس بھڑکتی ہوئی آگ کے سزاواروں میں شامل نہ ہوتے۔“ (الملک: ۸، ۹، ۱۰)

حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُمْ قَالَ أَكَذَّبْتُم بِآيَاتِي ۖ وَلَمْ تُحِيطُوا بِهَا عِلْمًا أَمَآذًا أَنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۚ ”یہاں تک کہ جب سب آجائیں گے تو (ان کا رب ان سے) پوچھے گا کہ تم نے میری آیات کو جھٹلادیا تھا حالانکہ تم نے ان کا علمی احاطہ نہ کیا تھا؟ اگر یہ نہیں تو پھر تم کیا کر رہے تھے؟“ (النمل: ۸۴)

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا آتَانَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ ۚ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّعْنُونَ ۚ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُّوا فَأُولَٰئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۚ

”جو لوگ ہماری نازل کی ہوئی روشن تعلیمات اور ہدایات کو چھپاتے ہیں، حالانکہ ہم انہیں سب انسانوں کی رہنمائی کے لیے اپنی کتاب میں بیان کر چکے ہیں، یقین جانو کہ اللہ بھی ان پر لعنت کرتا ہے اور تمام لعنت کرنے والے بھی ان پر لعنت بھیجتے ہیں۔ البتہ جو اس روش سے باز آجائیں اور اپنے طرز عمل کی اصلاح کر لیں اور جو کچھ چھپاتے تھے اسے بیان کرنے لگیں، ان کو میں معاف کر دوں گا اور میں بڑا درگزر کرنے والا اور رحم کرنے والا ہوں۔“ (البقرہ: ۱۵۹، ۱۶۰)

وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمَنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ ۚ وَإِنَّهُمْ لَيَصَدُّونَهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ مُّهْتَدُونَ ۚ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُمْ قَالَ

لَيْكُنْتَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بَعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَيَنْبَسُ الْقُرْآنُ ۚ

”اور جو (شخص) رحمن کے ذکر (قرآن) سے غفلت برتتا ہے ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں اور وہ اس کا ساتھی بن جاتا ہے۔ اور یہ شیطان ایسے لوگوں کو سیدھی راہ پر آنے سے روکتے ہیں اور وہ اپنی جگہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ہدایت یافتہ ہیں۔ آخر کار جب یہ شخص ہمارے ہاں پہنچے گا تو اپنے شیطان سے کہے گا: ”کاش! میرے اور تیرے درمیان مشرق و مغرب جتنی دوری ہوتی، تو تو بدترین ساتھی نکلا۔“ (الزخرف: ۳۶، ۳۷، ۳۸)

قرآن کریم جہالت کے اندھیروں سے نکال کر حق کی راہ دکھاتا ہے

الْأَنفِ كَتَبَ آتُونَاهُ إِلَيْكَ لِتُخَوِّجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلَى صِرَاطٍ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ۚ

”(اے محمد!) یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے تمہاری طرف نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لاؤ ان کے رب کی توفیق سے، اس اللہ کے راستے پر جو زبردست اور اپنی ذات میں آپ قابل تعریف ہے۔“ (ابراہیم: ۱)

مسلمان کے لیے قرآن مجید دنیا میں سب سے قیمتی سرمایہ ہے

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ ۚ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ ۚ قُلْ يُفَضِّلُ اللَّهُ بِرَّحَبَّتِهِ قِيْلَكَ فَلْيَغْرِ حَوَاطِ هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ ۚ

”اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آگئی ہے۔ یہ وہ چیز ہے جو دلوں کے امراض کی شفا ہے اور جو اسے قبول کر لیں ان کے لیے راہنمائی اور رحمت ہے۔ (اے نبی!) کہو کہ یہ اللہ کا فضل اور اس کی مہربانی ہے (کہ یہ چیز اس نے بھیجی) اس پر تو لوگوں کو خوشی منانی چاہیے۔ یہ ان چیزوں سے بہتر ہے جنہیں لوگ سمیٹ رہے ہیں۔“ (یونس: ۵۷، ۵۸)

یعنی ہمیں سب سے زیادہ قرآن کو اہمیت دینی چاہیے، اس پر اپنا مال اور جان لگا کر

اپنے لیے سرمایہ آخرت جمع کر لینا چاہیے۔ اگر ہم اس نعمت الہی کی قدر نہ کریں گے تو یاد رکھیں ہم سے اس بارے میں سخت جواب طلبی ہوگی۔

وَالَّذِينَ كَذَّبُوا كَذِبًا وَأَعْتَدُوا لِلْعَذَابِ وَشَاقَّ إِلَهُكُمْ قَدَرُهُمْ ۖ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ أَنَّكُمْ تُكْفَرُونَ ﴿٢٣﴾

”اور حقیقت یہ ہے کہ یہ کتاب تمہارے لیے اور تمہاری قوم کے لیے ایک نصیحت نامہ ہے اور عنقریب تم لوگوں کو اس کی جواب دہی کرنی ہوگی۔“

(الزحرف: ۲۳)

اللہ کی آیات کو مال کمانے کی غرض سے نہ چھپاؤ

وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا ۚ وَإِنِّي فَاتِكُونِ ﴿٢٤﴾ وَلَا تَلْسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ  
وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٢٥﴾

”تھوڑی قیمت پر میری آیات کو نہ بیچ ڈالو اور میری نافرمانی سے بچو۔ باطل کا رنگ چڑھا کر حق کو مشتبہ نہ بناؤ اور نہ جانتے بوجھتے حق کو چھپانے کی کوشش کرو۔“  
(البقرہ: ۲۴، ۲۵)

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا آتَاكَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ وَيَشْتَرُونَ بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۚ أُولَٰئِكَ  
مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ وَلَا يَكْلَهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ ۚ وَلَهُمْ  
عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢٦﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرُوا الصَّلَاةَ بِالْهَدْيِ وَالْعَذَابُ بِالْمَغْفِرَةِ  
فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ﴿٢٧﴾

”یقیناً جو لوگ ان احکام کو چھپاتے ہیں جو اللہ نے اپنی کتاب میں نازل کئے ہیں اور تھوڑے سے دنیاوی فائدوں پر انہیں بیچتے ہیں وہ دراصل اپنے پیٹ آگ سے بھر رہے ہیں۔ قیمت کے روز اللہ ہر گز ان سے بات نہ کرے گا۔ نہ انہیں پاکیزہ ٹھہرائے گا۔ اور ان کے لیے دردناک سزا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدی اور مغفرت کے بدلے عذاب مول لے لیا ہے، کیسا عجیب ہے ان کا حوصلہ جہنم کا عذاب برداشت کرنے کے لیے تیار ہیں۔“

(البقرہ: ۱۷۵، ۱۷۶)

قرآن کی تعلیم میں رکاوٹ بننے والے طبقات حزب الشیاطین ہیں۔ یہ طبقے لوگوں کو قرآن کا ترجمہ پڑھنے سے اس لیے روکتے ہیں کہ وہ کسی نہ کسی شکل میں انسانوں کا استحصال کرتے ہیں۔ اپنے استحصال کو وہ صرف اسی صورت میں جاری رکھ سکتے ہیں جب انسان خدا کی ہدایت سے محروم ہوں۔ کیونکہ خدا کی ہدایت انسانوں کو اپنے حقوق کا شعور دیتی ہے۔ اس کا جواب آپ اللہ کے قرآن کے اپنے الفاظ سے ملاحظہ فرمائیں:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالزُّهْبَانِ لِيَآكُلُوا أَمْوَالَ النَّاسِ  
بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۚ وَالَّذِينَ يَكْنُزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ  
وَلَا يَنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٢٨﴾

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! حقیقت میں اکثر علماء اور درویشوں کا حال یہ ہے کہ وہ لوگوں کے مال باطل طریقوں سے کھاتے ہیں اور انہیں اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔ دردناک سزا کی خوشخبری دو ان کو جو سونے اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور انہیں اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔“ (التوبہ: ۳۴)

اللہ کی راہ سے روکنے سے مراد ہے کہ اللہ کے کلام کی طرف آنے ہی نہیں دیتے، وہ طرح طرح کے دوسوے ڈالتے ہیں اور اپنی لکھی ہوئی کتابوں کو پڑھنے پر زور دیتے ہیں۔ اور قرآن کو سمجھ کر پڑھنے سے روکتے ہیں۔

کئی مذہبی طبقوں کا حال یہ بن گیا ہے کہ وہ اپنے گروہ کی تبلیغ و دعوت پر صلاحیتیں صرف کرتے ہیں اور گروہ بندی کو استحکام دیتے ہیں۔ حالانکہ قرآن گروہ بندیوں کے خاتمہ کے لیے نازل ہوا تھا۔

وَأَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا ۚ

”سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔“ (آل عمران: ۱۰۳)  
وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ۚ وَأُولَٰئِكَ  
لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٠٤﴾

کہیں تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو فرقوں میں بٹ گئے اور کھلی کھلی واضح ہدایات پانے کے بعد پھر اختلافات میں مبتلا ہوئے جنہوں نے یہ روش اختیار کی وہ



اس روز سخت سزا پائیں گے۔“ (آل عمران: ۱۰۵)

اگر ہم نے قرآن کو مضبوطی کے ساتھ نہ پکڑا اور اس کی تعلیمات کو خود نہیں سمجھا تو ہمارا انجام دینا اور آخرت میں بد سے بدتر ہوتا جائے گا۔ اور روزِ قیامت اللہ کے رسول (ﷺ) ہمارے اس حال کی صرف ایک ہی وجہ بتائیں گے اور وہ یہ ہوگی:

وَقَالَ الرَّسُولُ يٰٓرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ۝۱۰

”اور پیغمبر ﷺ فرمائے گا کہ اے میرے رب! یقیناً میری قوم کے لوگوں نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا۔“ (الفرقان: ۳۰)

### قرآن کی دعوت:

قرآن حکیم انسان کی زندگی کو ایک نصب العین عطا کرتا ہے۔ اس نصب العین کا محور اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ قرآن اس کی رضا حاصل کرنے کے طریقے بتاتا ہے۔ قرآن بتاتا ہے کہ انسان کو اس کی اپنی ذات بنی بنائی نہیں ملتی بلکہ اس دنیا میں اپنے ایمان اور اعمال سے انسان اپنی ذات کی نشوونما کر کے خود کو خدا کی محبوبیت اور رضا کا حقدار بنا سکتا ہے۔ اس مقصد کے لیے قرآن اپنی رہنمائی کے درپے کھولتا ہے۔

قرآن حکیم ہمیں بتاتا ہے کہ جس طرح دنیا کی ہر چیز اپنی ایک عمر رکھتی ہے، اسی طرح اس پورے نظام عالم کی بھی ایک عمر ہے، جس کے پورا ہو جانے پر کائنات کا یہ پورا کارخانہ درہم برہم ہو جائے گا اور ایک اور نظام اس کی جگہ لے گا۔ اس نظام کے قوانین طبعی موجودہ نظام کے قوانین طبعی سے مختلف ہوں گے۔ اس نئے نظام میں انسان کو ایک نئی جسمانی زندگی ملے گی اور ایک عدالتِ عالیہ قائم ہوگی۔ ہر انسان پروردگار عالم کی اس عدالتِ عالیہ میں حاضر ہو کر ہر چیز کا حساب دے گا۔ اس کے وہ تمام اعمال جو اس نے اس دنیا کی زندگی میں انجام دیئے تھے، ٹھیک ٹھیک جانچے اور تولے جائیں گے۔ اچھے اور نیک اعمال کی اچھی جزا ملے گی یعنی سعادت و کامیابی کی ابدی زندگی۔ اور برے اعمال کی بری سزا دی جائے گی یعنی بدبختی اور نامرادی کی ابدی زندگی۔

قرآن حکیم یہ بات بھی انسان کو ذہن نشین کرانے کی کوشش کرتا ہے کہ انسان کی

دنیوی زندگی دراصل اس کی اصلی زندگی کا مقدمہ ہے اور آخرت کی زندگی کی تیاری کی مہلت ہے۔ دنیا کی زندگی عارضی ہے اور آخرت کی زندگی پائیدار۔ مسئلہ امر ہے کہ انسانی اعمال کے پورے پورے نتائج اس عارضی زندگی میں مترتب نہیں ہوتے۔ ایک بدکار پوری زندگی شرارتوں اور گناہوں میں گزار دیتا ہے مگر اسے ان شرارتوں اور گناہوں کی پوری سزا نہیں ملتی اور بعض بدکار تو صاف بچ جاتے ہیں۔ اسی طرح بعض آدمی عمر بھر نیکی کرتے رہتے ہیں مگر ان نیکیوں کا پورا ثمرہ انہیں نہیں ملتا، بلکہ بعض صورتوں میں تو انہیں نیکیوں پر عبرت ناک سختیاں جھیلنی پڑتی ہیں۔ جزا اور سزا کے اس نقص کی تکمیل آخرت کی زندگی میں ہوگی۔ جو اعمال یہاں بے نتیجہ اور بے ثمرہ جائیں گے، ان کے حقیقی نتائج اور ثمرات وہاں ظاہر ہوں گے۔ انسان کو چاہیے کہ اپنے اعمال کے ان نتائج ہی پر نظر نہ رکھے جو اس دنیوی زندگی میں مترتب ہوتے ہیں بلکہ ان نتائج پر بھی نظر رکھے جو اس دوسری زندگی میں مترتب ہوں گے۔

قرآن حکیم یہ نہیں کہتا کہ انسان دنیا کو ترک کر دے اور اس کے معاملات اور اس کی نعمتوں اور لذتوں کو اپنے اوپر حرام کر لے۔ قرآن دنیا کو باطل قرار نہیں دیتا بلکہ اس کو حق قرار دیتا ہے۔ قرآن نے دنیا کی حسناکیاں حاصل کرنے کی ترغیب دی ہے اور بتایا ہے کہ دنیا کی ان حسناکیوں کے نتیجہ میں ہی مومنوں کو آخرت کی حسناکیاں عطا ہوگی۔ یہ دنیا انسان کے لیے بنائی گئی ہے۔ اس کا کام یہ ہے کہ اسے برتے اور خوب برتے۔ مگر بھلے اور برے، پاک اور ناپاک، حلال اور حرام، پسندیدہ اور ناپسندیدہ کے فرق کو ملحوظ رکھ کر برتے۔ اپنے حواس، اپنے اعضا اور اپنے جسمانی اور ذہنی قویٰ کو صحیح طریقے پر استعمال کرے۔ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کو پسندیدہ معاشرہ قائم کرنے کی کوشش کرے۔ اس مقصد کے لیے ہونے والی اجتماعی کوششوں میں شریک ہو جائے اور صالح قوتوں کا ساتھی بن جائے۔ اور اس طرح وہ خود کو خدا کی محبوبیت کے قابل بنائے۔ مومن آدمی اس بات کو ہرگز نہ بھولے کہ دنیا دار العمل ہے، سعی و کوشش کی جگہ ہے۔ اور آخرت دارالجزا ہے، نیکی اور بدی کے پھل اور اعمال کی جزا و سزا کا گھر ہے۔ انسان کو موت تک عمل کی مہلت ہے۔ اس کے بعد یا تو دائمی سعادت و کامرانی سے ہم کنار ہو جائے گا یا ہمیشہ کی بدبختی اور نامرادی اس کے حصہ میں آئے گی۔ خوش نصیب اور دانشمند ہے وہ انسان جس نے دنیا کی مختصر زندگی اپنی خواہشات کے مطابق گزارنے کے بجائے خدا تعالیٰ کی چاہت اور رضا کے لیے گزارنے کی کوشش کرے اور اس

دنیا کی آسائشوں اور لذتوں میں گم ہو کر رہ جانے کے بجائے آخرت کی طویل زندگی کو خوش حالی، سعادت اور کامرانی کی زندگی بنانے کی فکر کرے اور اپنے افکار اور اعمال کی قدریں پوری زندگی کی فلاح و بہبود کو ملحوظ رکھ کر متعین کرے۔

قرآن حکیم انسانی زندگی کے لیے بہترین اور کامل دستور العمل ہے۔ اس میں زندگی کے ہر شعبے سے متعلق واضح ہدایت اور رہنمائی کا سامان ہے۔ اس میں جن اہم اور اساسی دفعات کی وضاحت کی گئی ہے، وہ یہ ہیں:

۱۔ انسان کو سب سے پہلے خدا کی ہستی، اس کی صفات اور اس کی قدرت کا علم اور یقین ہونا چاہیے۔ اس کا سچے دل سے اس بات پر ایمان ہونا چاہیے کہ خدا ایک ہے اور خدائی میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ وہی ایک خدا آسمانوں کا، زمین کا اور جو کچھ اس کے درمیان ہے، سب کا خالق، پروردگار، مالک اور حاکم ہے۔ وہ سب کچھ دیکھنے والا، سب کچھ سننے والا ہے۔ اسے ہر بات کی خبر ہے اور وہ ہر چیز کی قدرت رکھتا ہے۔ انسان کو اس نے اشرف المخلوقات کے مرتبے پر فائز کر کے زمین میں اپنا خلیفہ مقرر کیا ہے، اور خلیفہ ہونے کی حیثیت سے انسان کا فرض ہے کہ قوانین الہی اور صفات الہی کے مطابق زندگی بسر کرے۔ جو بات خدا تعالیٰ کو پسند ہو، وہ کرے اور جو بات اسے ناپسند ہو، اس سے پرہیز کرے۔ اسے آخرت کی زندگی کا اور خدا تعالیٰ کی عدالت عالیہ میں پیش ہو کر دنیوی زندگی کے اعمال کی جواب دہی کا بھی پورا علم اور یقین ہونا چاہیے۔ اور یہ بات معلوم ہونی چاہیے کہ قانون الہی کی پیروی کرنے کا کیا انعام ہے اور اس کی خلاف ورزی کا کیا انجام ہے؟

۲۔ خدا کی ذات، اس کی صفات، اس کی قدرت، اس کے پسندیدہ طرز زندگی اور آخرت کی جزا و سزا کے علم کا ذریعہ آسمانی کتابیں ہیں۔ سب سے آخر اور مکمل آسمانی کتاب قرآن حکیم ہے۔ قانون الہی پر عمل کرنے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے رسولوں کی پیروی کی جائے۔ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ چنانچہ اب قیامت تک کے لیے زندگی بسر کرنے کا سیدھا اور صحیح راستہ معلوم کرنے کا کوئی ذریعہ قرآن حکیم اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنت کے سوا نہیں ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ قیامت تک کے لیے تمام انسانوں کی ہدایت

کے لیے خدا کے پیغمبر ہیں۔ ان پر پیغمبری اور نبوت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔ اب جو شخص سعادت و کامرانی کی ابدی زندگی کا طالب ہے، اس کے لیے لازم ہے کہ خدا تعالیٰ کے آخری نبی اور پیغمبر پر ایمان لائے، جو وحی کی تعلیم انھوں نے دی ہے اس کو سچے دل سے مانے اور جو طریق زندگی انھوں نے اختیار کیا ہے، اس کی پوری پوری پیروی کرے۔

۳۔ عقیدہ اور ایمان، محض کسی تصور یا زبانی اقرار کا نام نہیں، بلکہ ایسی تصدیق اور ایسے یقین کا نام ہے جو دل کی گہرائیوں میں اتر کر انسان کے ارادے کو حرکت میں لائے اور نیکی اور بھلائی کے کاموں پر ابھارے اور بدی اور شرارت سے روکے۔ قرآن ایمان کے ساتھ عملی زندگی کا تقاضا کرتا ہے۔ اگر ایمانی اصولوں کے مطابق عملی زندگی نہیں تو پھر ایمان تصدیق قلب کی حیثیت حاصل نہیں کرتا اور وہ کھوکھلا ایمان شمار ہوتا ہے۔ وہ صرف معلومات کا ایسا درجہ حاصل کرتا ہے۔ جس کے لیے قرآن حکیم گدھے کے اوپر لادی گئی کتابوں کی تمثیل بیان کرتا ہے۔

نماز اور زکوٰۃ اسلامی زندگی کی سب سے پہلی شناخت یہی دو عمل ہیں۔ اور اگر کوئی جماعت بحیثیت جماعت نماز اور زکوٰۃ کو ترک کر دے تو اس کا شمار مسلمانوں میں نہ ہو گا۔ یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ جو شخص اپنے خالق اور پروردگار کے حقوق کو بھی کما حقہ ادا کرتا ہے اور خلق خدا کے حقوق کو بھی پہنچاتا اور ادا کرتا ہے، وہ کامل نیکی کے مقام کو پالیتا ہے اور اس پر سعادت و کامرانی کی ابدی زندگی کی راہ کھل جاتی ہے۔

۴۔ اگر آدمی قرآن حکیم کے دیے ہوئے دستور العمل کے مطابق اپنے عقیدے کو درست کرے، خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے، خلوص اور صدق دل سے اقامت صلوٰۃ اور ایفاء زکوٰۃ کا پابند ہو جائے تو وہ آئین الہی کی ہر ہدایت پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرے گا۔ اپنی سیرت کو نیکیوں سے آراستہ کرنے اور برائیوں سے پاک کرنے کی کوشش کرے گا۔ قرآنی دستور العمل کی رو سے افراد میں پاکیزہ سیرتوں کی تشکیل اور ایک پاکیزہ اور خوشحال معاشرے کی تعمیر، بقا اور ارتقا کے لیے تین بنیادی نیکیوں کا اختیار کرنا اور پھیلانا اور تین بنیادی برائیوں سے بچنا اور انہیں مٹانا نہایت ضروری ہے۔

قرآن حکیم جن نیکیوں کے کرنے کا حکم دیتا ہے، ان کی بنیادیں تین ہیں:

۱۔ عدل ۲۔ احسان ۳۔ ایثار ذی القربیٰ

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ عدل کو اپنا شیوہ بناؤ۔ ہر معاملے میں انصاف کرو۔ عدل یہ ہے کہ جس کا جو حق ہم پر واجب ہے، بے کم و کاست اس کو ادا کیا جائے، صاحب حق خواہ کمزور ہو یا طاقت ور، دوست ہو یا دشمن۔ عدل درحقیقت تمام محاسن اعمال کی اصل ہے۔ جس انسان کے اندر یہ بات پیدا ہوگئی کہ جو بات بھی کی جائے، انصاف کے ساتھ کی جائے، اس نے سب کچھ پالیا۔

دوسرا وصف جو ہر انسان کو اپنے اندر لازماً پیدا کرنا چاہیے، وہ احسان ہے، جس سے مقصود دوسروں کے ساتھ حسن عمل یا بہترین سلوک ہے۔ جو بات کی جائے، حسن و خوبی سے کی جائے، وہ بات نیک اور بھلائی اور خیر خواہی کی ہو۔ ہر عمل کی بنیادی ہمدردی اور فیاضی ہو، برائی اور بخل نہ ہو۔ احسان، عدل سے زائد شے ہے۔ یہ صرف حق کی ادائیگی کا تقاضا نہیں کرتا بلکہ مزید برآں یہ تقاضا کرتا ہے کہ دوسروں کے ساتھ ہمارا معاملہ فیاضانہ اور کریمانہ ہو۔ والدین کے ساتھ بہترین سلوک، خصوصاً بڑھاپے میں دلی محبت اور کامل سعادت مندی کے ساتھ ان کی خدمت بھی احسان کے تحت آتی ہے۔

تیسری بنیادی نیکی ایثار ذی القربیٰ، یعنی قرابت داروں کو مالی امداد دیتے رہنا ہے۔ جو لوگ ہم سے قریب کا رشتہ رکھتے ہیں، وہ ہمارے حسن سلوک کے حق دار ہیں۔ ایثار ذی القربیٰ، احسان کی ایک اہم شاخ ہے۔ قرابت دار، قرابت کی وجہ سے، عدل اور احسان کے علاوہ مزید مالی امداد کا مستحق ہوتا ہے۔ ہر صاحب مال کو چاہیے کہ اپنے مستحق رشتہ داروں پر فیاضی سے خرچ کرے۔ قرآن حکیم کہتا ہے کہ ہر مالدار کے مال میں اس کے قرابت داروں کا حق ہے۔ یہ محض اخلاقی ذمہ داری نہیں بلکہ حق واجب کی ذمہ داری ہے، جس کا ادا کرنا ہر صاحب مال پر لازم ہے۔ ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ غیروں سے پہلے اپنے رشتہ داروں کی خبر لے۔ اگر ایک شخص خوشحال ہے اور اس کا رشتہ دار تنگ دستی اور محتاجی میں گرفتار ہے تو اس کی دست گیری کرے۔ نہیں کرے گا تو یقیناً عند اللہ جوابدہ ہوگا، کیونکہ صلہ رحمی کا حق خدا کا ٹھہرایا ہوا حق ہے۔

قرآن حکیم انسان کو جن برائیوں سے خاص طور پر روکتا ہے، ان کی بنیادیں بھی تین

اساسی برائیاں ہیں، جو یہ ہیں: ۱۔ فحشاء ۲۔ منکر ۳۔ بخی۔

فحشاء کھلی ہوئی بے حیائی اور بدکاری کو کہتے ہیں۔ مثلاً زنا، عمل قوم لوط (اغلام) عریانی، رقص و سرود اور اسی طرح کے دوسرے بے حیائی کے کام۔ منکر، معروف کا ضد ہے۔ معروف اچھے کاموں کو کہتے ہیں، ایسے کام جنہیں فطرت سلیمہ پسند کرے اور ہر پاکیزہ سوسائٹی میں بنظر استحسان دیکھے جاتے ہوں۔ منکر سے مراد وہ اعمال ہیں جنہیں عقل سلیم اور فطرت سلیمہ پسند نہ کرتی ہو اور جو اچھی سوسائٹی کے آداب اور طور طریقوں کے خلاف ہوں۔

بخی کے معنی ہیں سرکشی، ظلم اور زیادتی، یعنی آدمی اپنی طاقت، زور اور اثر و رسوخ سے ناجائز فائدہ اٹھا کر دوسروں کو دبائے، غریب اور کمزور طبقات سے غیر انسانی رویہ رکھے۔ اور ان کے حقوق کو پامال کرنے کی کوشش کرے۔ اسی طرح ریاست جو علی الاعلان خدائی قوانین سے بغاوت نہ کرتی ہو، ان کے نافذ کردہ قوانین کو توڑنا بھی بخی میں شمار ہے۔

قرآن حکیم جس عدل کی تعلیم دیتا ہے اس کی سب سے اہم دفعہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا ہے۔ جب ہمارا خالق، رازق اور مالک خدائے واحد کے سوا اور کوئی نہیں تو اس کے حقوق میں کسی اور کو ساجھی بنانا عدل کے منافی اور بہت بڑا ظلم ہے۔ اسی طرح خدا کے پیدا کردہ وسائل کی اس کے تمام بندوں میں مساوی استفادہ کا انتظام بھی نظام عدل کا تقاضا ہے۔ چنانچہ قرآن حکیم میں جس طرح شرک کو ظلم عظیم کہا گیا ہے اسی طرح استحصال اور زیادتی کو بھی بدترین گناہ شمار کیا گیا ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ اگر آدمی اپنے عقیدے اور ایمان کو قرآن حکیم کی تعلیمات کے مطابق درست کر لے، عملی زندگی میں رسول اکرم ﷺ کے اتباع کو اپنا شعار بنالے، اسلامی عبادات میں اران پختگانہ، اخلاقیات (احسان) اور معاملات کے مجموعی عبادتی نظام کا پابند ہو جائے، اپنی سیرت کو تین بنیادی نیکیوں سے آراستہ کر لے اور تین اساسی برائیوں سے پاک کر لے تو اس کمال ایمان و عمل کی برکت سے وہ اس اعلیٰ مقام پر فائز ہو سکتا ہے، جس پر فائز ہونے والوں کے بارے میں قرآن کریم نے یہ بشارت دی ہے کہ رضی اللہ عنہم و رضوانہ یعنی اللہ تعالیٰ ان سے خوشنود ہوا اور وہ اللہ تعالیٰ سے خوشنود ہوئے۔ گویا انہیں سعادت اور کامرانی کی ابدی زندگی حاصل ہوگئی۔

## منتخب احادیثِ مبارکہ

سب سے بہتر کون؟

۲۹۰۷. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ. (جامع ترمذی، فضائل القرآن) حضرت عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سب سے بہتر شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

قرآن ہمارا شرف ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ارشاد نقل کرتی ہیں کہ ہر کسی کا کوئی شرف اور افتخار ہوا کرتا ہے جس پر وہ تفاخر کرتا ہے۔ میری امت کی رونق اور افتخار قرآن شریف ہے۔ (الحلیۃ.....)

قرآن شریف پڑھنے کا اجر

۵۶۱۸. عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَتَعَلَّمَهُ وَعَمِلَ بِهِ أَلَيْسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَاجًا مِنْ نُورٍ ضَوْؤُهُ مِثْلُ ضَوْءِ الشَّمْسِ، وَيُكْسَى وَالِدَيْهِ حضرت بریدہ اسلمیؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن پڑھے، اسے سیکھے اور اس پر عمل کرے اسکو قیامت کے دن ایسا تاج پہنایا جائے گا جو

حُلَّتَانِ لَا يَقُومُ بِهِمَا الدُّنْيَا، فَيَقُولَانِ بِمَا كُسِينَا هَذَا؟ فَيَقَالُ بِأَخْذِ وَلَدِكُمَا الْقُرْآنَ۔ (مستدرک حاکم-۵۶۷) نور کا بنا ہوا ہوگا، اسکی روشنی سورج کی روشنی کی طرح ہوگی۔ اسکے والدین کو ایسے دو جوڑے پہنائے جائیں گے جن کا مقابلہ دنیا کی کوئی چیز نہیں کر سکتی۔ وہ پوچھیں گے ”ہمیں یہ جوڑے کس وجہ سے پہنائے جا رہے ہیں؟“ ارشاد ہوگا: ”تمہارے بچے کے قرآن شریف پڑھنے کے نتیجے میں۔“

قرآن پڑھنے والے کو کیسا ہونا چاہیے؟

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَقَدْ اسْتَدْرَجَ النَّبُوَّةَ بَيْنَ جَنْبَيْهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُوحَى إِلَيْهِ، لَا يَنْبَغِي لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ أَنْ يَجِدَّ مَعَ مَنْ جَدَّ وَلَا يَجْهَلَ مَعَ مَنْ جَهَلَ وَفِي جَوْفِهِ كَلَامُ اللَّهِ۔ (مستدرک الحاکم.....) حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے قرآن پڑھا اس نے علوم نبوت کو اپنی پسلیوں کے درمیان لے لیا اگرچہ اس کی طرف وحی نہیں ہوئی۔ اب ایسے صاحب قرآن کے لیے کسی طور پر مناسب نہیں کہ غصہ کرنے والوں کے ساتھ غصے سے پیش آئے یا جاہلانہ سلوک کرنے والوں کے ساتھ جہالت کا سلوک کرے جبکہ وہ اپنے اندر اللہ تعالیٰ کا کلام لیے ہوئے ہے۔

قرآن کی مصروفیت

۲۹۲۶. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِي وَمَسْأَلَتِي أُعْطِيَتْهُ أَفْضَلُ مَا أُعْطِيَ السَّائِلِينَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللَّهِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللَّهِ عَلَى حضرت ابو سعیدؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے کہ جس شخص کو قرآن کی مشغولیت کی وجہ سے ذکر کرنے اور دعا مانگنے کی فرصت نہیں ملتی، میں اس کو

خَلْقِهِ۔

دعائیں مانگنے والوں سے زیادہ عطا کرتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے کلام کو باقی تمام کلاموں پر ایسی فضیلت حاصل ہے جیسی خود اللہ تعالیٰ کو تمام مخلوق پر۔

اللہ سے رجوع کرنے کا بہترین طریقہ

۵۵۵: عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّكُمْ لَا تَرْجِعُونَ إِلَى اللَّهِ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِمَّا خَرَجَ مِنْهُ يَعْنِي الْقُرْآنَ۔ (مستدرک حاکم- ۵۵۵)

حضرت ابوذر غفاریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اللہ تعالیٰ کا قرب اس سے بڑھ کر کسی چیز سے حاصل نہیں کر سکتے جو خود اللہ تعالیٰ سے نکلے ہے یعنی قرآن کریم۔

۳۳۱: عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْقُرْآنُ مُشَفِّعٌ وَمَا حَلَّ مُصَدِّقٌ مَنْ جَعَلَهُ أَمَامَهُ قَادَهُ إِلَى الْجَنَّةِ وَمَنْ جَعَلَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ سَاقَهُ إِلَى النَّارِ۔ (ابن حبان- ۳۳۱)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم ایسی شفاعت کرنے والا ہے جو ضرور قبول ہوتی ہے اور جس کی تصدیق کر دے تو منوا کر رہتا ہے۔ جو شخص اس کو اپنے آگے رکھے (یعنی اس پر عمل کرے) یہ اس کو جنت میں پہنچا دیتا ہے اور جو اس کو پیٹھ پیچھے ڈال دے (یعنی اس پر عمل نہ کرے) یہ اس کو جہنم کی طرف گھسیٹ لے جاتا ہے۔

قرآن سے بلندئی درجات

۱۸۹۷: عَنْ عُمَرَ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ يَرَفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ الْآخَرِينَ۔ (صحیح مسلم۔ باب المسافرين ۸۱۷)

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس قرآن شریف کی وجہ سے بہت سے لوگوں کے مراتب بلند فرماتا ہے اور بہت سوں کے مراتب کو گھٹاتا

ہے۔ (یعنی جو لوگ اس پر عمل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو دنیا و آخرت میں عزت عطا فرماتے ہیں اور جو لوگ اس پر عمل نہیں کرتے اللہ تعالیٰ ان کو ذلیل و رسوا کر دیتے ہیں۔)

۲۹۱۴: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يُقَالُ لَصَاحِبِ الْقُرْآنِ إِفْرَأُ وَأَوْدُقُ وَتَرْتَلُ كَمَا كُنْتَ تَرْتَلُ فِي الدُّنْيَا، فَإِنَّ مَنَزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ يَقْرَأُ بِهَا۔ (جامع ترمذی۔ فضائل القرآن)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (قیامت کے دن) صاحب قرآن سے کہا جائیگا کہ قرآن شریف پڑھتے جاؤ اور جنت کے درجوں پر چڑھتے جاؤ اور ایسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھو جیسے تم دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرتے تھے۔ جنت میں تمہارا مقام وہ ہوگا جہاں تمہاری آخری آیت کی تلاوت ختم ہوگی۔

تلاوت میں مشقت اٹھانے والا

۱۸۶۲: عَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَّةِ وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ۔ (جامع ترمذی۔ فضائل القرآن)

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن کا ماہر (جسے یاد بھی خوب ہو اور وہ پڑھتا بھی اچھا ہو) نیک سفیروں کے ہمراہ ہوتا ہے اور جو شخص قرآن شریف میں اٹکنے کے باوجود پڑھنے کی مشقت اٹھاتا ہے اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔

دو قابل رشک لوگ

۱۸۹۴: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَأَحْسَدُ لِآلِ فِي اثْنَيْنِ: رَجُلٌ أَنَاةَ اللَّهِ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ أَنَاءَ اللَّيْلِ وَأَنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ أَنَاةَ اللَّهِ مَالًا فَهُوَ يَنْفِقُهُ أَنَاءَ اللَّيْلِ

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو لوگوں کے علاوہ کسی پر رشک روا نہیں۔ ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف عطا کیا ہو

وَأَنَاءُ النَّهَارِ۔

اور وہ دن رات اس کے مطابق عمل کرنے

(صحیح مسلم-باب المسافرین)

میں مصروف رہتا ہو۔ دوسرا وہ جسے اللہ

تعالیٰ نے مال عطا فرمایا ہو اور وہ دن رات

اس کو (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتا رہتا ہے۔

اللہ کے خاص لوگ

۵۵: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ لِلَّهِ أَهْلِينَ مِنَ النَّاسِ قَالُوا: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَهْلُ الْقُرْآنِ هُمْ أَهْلُ اللَّهِ وَخَاصَّتُهُ۔

(مسند ترك الحاکم-۵۵)

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

ﷺ نے ارشاد فرمایا: بعض لوگ اللہ تعالیٰ

کے لیے ایسے ہیں جیسے کسی گھر کے خاص

لوگ ہوتے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا:

”یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں؟“ فرمایا:

”قرآن شریف والے، وہ اللہ والے ہیں اور

اس کے خاص لوگ شمار ہوتے ہیں۔“

حضرت عبیدہ الملیکیؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ: يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ لَا تَتَوَسَّدُوا الْقُرْآنَ

وَاتْلُوهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ مِنْ أَنَاءِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

وَأَفْشُوهُ وَتَعَتُّوهُ وَتَدَبَّرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ

تُقْلِحُونَ وَلَا تَعْجَلُوا ثَوَابَهُ فَإِنَّ لَهُ ثَوَابًا۔

(بیہقی شعب الایمان)

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس

شخص کے دل میں قرآن کریم کا کوئی حصہ

ویران مکان

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الَّذِي لَيْسَ فِي جَوْفِهِ شَيْءٌ

مِنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ۔

(جامع ترمذی-فضائل القرآن)

بھی محفوظ نہیں وہ ایک ویران گھر کی طرح

ہے۔ (یعنی جیسے مکان کی رونق و آبادی گھر

میں رہنے والوں سے ہوتی ہے ایسے ہی

انسان کے دل کی رونق و آبادی قرآن کریم

کو یاد رکھنے سے ہوتی ہے۔)

قرآن پڑھنے والے کی مثال

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مِثْلُ الْأُتْرَجَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مِثْلُ الثَّمَرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مِثْلُ الرِّيحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مَرٌّ۔

(صحیح بخاری-کتب الاطعمہ)

حضرت ابو موسیٰ الاشعریؓ نے حضور اقدس

ﷺ کا ارشاد نقل کیا: جو مومن قرآن

پڑھتا ہے، اس کی مثال ترنج کے پودے کی

سی ہے جس کی خوشبو بھی عمدہ ہوتی ہے، مزہ

بھی لذیذ ہوتا ہے۔ اور جو مومن قرآن نہ

پڑھے، اس کی مثال کھجور کی سی ہے جس

میں خوشبو تو نہیں ہوتی مگر مزہ شیریں ہوتا

ہے۔ اور جو منافق قرآن پڑھتا ہے، اس کی

مثال اُس پھول کی سی ہے جس کی خوشبو تو

عمدہ ہو لیکن مزہ کڑوا۔ اور جو منافق قرآن

نہیں پڑھتا، اس کی مثال حنظل (کے

پھل) کی سی ہے کہ جس میں خوشبو تو کچھ

ہے ہی نہیں اور مزہ بھی کڑوا ہے۔

دلوں کو زنگ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ هَذِهِ الْقُلُوبَ تَصْدَأُ كَمَا يَصْدَأُ الْحَدِيدُ إِذَا أَصَابَهُ الْمَاءُ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا جَلَأُهَا؟ قَالَ: كَثْرَةُ

عبد اللہ بن عمرؓ نے حضور اکرم ﷺ سے

نقل کیا ہے کہ دلوں کو بھی اسی طرح زنگ

لگ جاتا ہے جیسے لوہے کو پانی سے زنگ لگ

جاتا ہے۔ پوچھا گیا: ”حضور ﷺ! یہ

ذِكْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ۔

(بیہقی شعب الایمان)

زنگ دور کیسے ہوتا ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”موت کو اکثر یاد کر کے اور قرآن پاک کی تلاوت کر کے۔“

### کتاب کا علم

۲۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: صَمَمَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ: اللَّهُمَّ عَلِّمْنِي الْكِتَابَ۔ (صحیح بخاری۔ کتاب العلم)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں، ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے سینے سے لگایا اور دعا دی: ”یا اللہ! اسے قرآن کا علم عطا فرما دیجئے۔“

### دو طرح کے علم

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلْعِلْمُ عِلْمَانِ: عِلْمٌ فِي الْقَلْبِ فَذَاكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ فَذَاكَ حُجَّةُ اللَّهِ عَلَى ابْنِ آدَمَ۔ (الترغيب والترهيب جلد اول)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: علم دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک وہ جو دل میں اتر جائے وہی علم نافع ہوتا ہے اور دوسرا وہ جو صرف زبان پر ہو۔ (یعنی عمل اور اثر سے خالی ہو) ایسا علم اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کے خلاف (اس کے مجرم ہونے کی) دلیل بنے گا۔

### قرآن: نور اور ذکر

۲۲۲: عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ فَإِنَّهُ ذَكَرَكَ فِي السَّمَاءِ وَنُورَكَ فِي الْأَرْضِ۔ (شعب الایمان جلد ہفتم)

حضرت ابوذر غفاریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: قرآن کریم کی تلاوت کیا کرو اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو! اس عمل سے آسمانوں میں تمہارا ذکر ہوگا اور زمین میں یہ عمل تمہارے لیے ہدایت کا نور بنے گا۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قُلْتُ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَوْصِنِي! قَالَ: عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ فَإِنَّهُ رَأْسُ الْأَمْرِ كُلِّهِ قُلْتُ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! زِدْنِي! قَالَ: عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ نُورُكَ فِي الْأَرْضِ وَذُخْرُكَ فِي السَّمَاءِ۔

(ابن حبان.....)

حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے درخواست کی کہ مجھے کچھ وصیت فرمادیجئے! حضور ﷺ نے فرمایا: ”تقویٰ کا اہتمام کرو، کہ یہ تمام امور کی جڑ ہے۔“ میں نے عرض کیا کہ کچھ اور بھی ارشاد فرمائیے! تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تلاوت قرآن کا اہتمام کیا کرو، کہ یہ دنیا میں تمہارے لیے نور بنے گی اور آخرت میں ذخیرہ۔“

### مومن کی فراست

۳۱۲۲: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللَّهِ۔ (جامع ترمذی کتاب التفسیر)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کی فراست سے محتاط رہو! وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔

### تعصب کیا ہے؟

۳۹۴۲: عَنْ إِمْرَأَةَ ثَقَالٍ لَهَا فَسَالَةٌ سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! آمِنُ الْعَصَبِيَّةِ أَنْ يُحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهُ؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنْ مِنَ الْعَصَبِيَّةِ أَنْ يُعَيِّنَ الرَّجُلُ قَوْمَهُ عَلَى الظُّلْمِ۔ (سنن ابن ماجہ۔ کتاب الفتن)

ایک خاتون جنہیں فسالہ کہا جاتا تھا، اُن سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: ”یا رسول اللہ! کیا اپنے لوگوں سے محبت کرنا تعصب ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں! بلکہ تعصب یہ ہے کہ آدمی ظلم کے معاملے میں اپنی قوم کا ساتھ دے۔“

### تعصب حماقت ہے

۵۱۱۲: عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: حُبُّ قَوْمٍ مَسْعُودٌ سَعْدٌ وَمُحِبُّ قَوْمٍ مَسْعُودٌ حُبٌّ مَسْعُودٌ۔ (مسند احمد جلد ۱)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ

اللَّهُ ﷻ: مَنْ نَصَرَ قَوْمَهُ عَلَىٰ غَيْرِ الْحَقِّ فَهُوَ كَالْبَعِيرِ الَّذِي رُدِّيَ فَهُوَ يُزْعَرُ بِذَنبِهِ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص حق کے بغیر اپنی قوم کی مدد کرتا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اونٹ کوئیں میں گر رہا ہو اور یہ اس کی ذمہ پکڑ کر لٹک جائے۔ (سنن ابوداؤد۔ کتاب الادب)

(سنن ابوداؤد۔ کتاب الادب)

متعصب ہم میں سے نہیں

۵۱۲۱: عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷻ قَالَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا إِلَىٰ عَصَبِيَّةٍ وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَلَىٰ عَصَبِيَّةٍ وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلَىٰ عَصَبِيَّةٍ۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو تعصب کی دعوت دے، وہ شخص بھی ہم میں سے نہیں جو تعصب کی بنیاد پر جنگ کرے اور وہ بھی ہم میں سے نہیں ہے جو تعصب کی حالت میں مر جائے۔ (سنن ابوداؤد۔ کتاب الادب)

(سنن ابوداؤد۔ کتاب الادب)

آخرت کی تباہی

۳۹۶۶: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ۖ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷻ قَالَ: مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَبْدٌ أَذْهَبَ أُخْرَتَهُ بِدُنْيَا غَيْرِهِ۔ حضرت ابو امامہ الباہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن وہ شخص بدترین مقام پر ہوگا جس نے دوسروں کی دنیا بنانے کی خاطر اپنی آخرت برباد کر ڈالی۔ (سنن ابن ماجہ۔ کتاب الفتن)

(سنن ابن ماجہ۔ کتاب الفتن)

اللہ کے راستے کا مجاہد

۵۳۵۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ۖ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمُسْكِينِ كَالْمَجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ الْقَائِمِ اللَّيْلِ وَالصَّائِمِ النَّهَارِ۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیواؤں، کمزوروں، لاوارثوں اور مسکینوں کے کام آنے والا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی طرح،

(صحیح بخاری۔ باب النفقات) رات بھر عبادت کرنے والے کی طرح اور تمام دن روزہ رکھنے والے کی طرح ہے۔

مسلمان کون؟ مجاہد کون؟

۱۰: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَآلِهِمَا جُرْمٌ مَنْ هَجَرَ مَا مَنَى اللَّهُ عَنْهُ۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمان تو وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مجاہد وہ ہے جو وہ چیز چھوڑ دے جس سے اللہ نے منع فرمایا ہے۔ (صحیح بخاری۔ کتاب الایمان)

(صحیح بخاری۔ کتاب الایمان)

طاقتور کون؟

۶۱۱۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ۖ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷻ قَالَ: لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرْعَةِ إِمَّا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہلوان وہ نہیں ہے جو لوگوں کو چچھاڑ دے بلکہ پہلوان تو وہ ہے جو غصے کے وقت خود پر قابو رکھے۔ (صحیح بخاری۔ کتاب الادب)

سنی سنائی باتیں کرنا

۷: عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ ۖ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷻ: كُفَى بِالْمَرْءِ كِذْبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ۔ حضرت حفص بن عاصمؓ نے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انسان کے جھوٹے ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ ہر سنی سنائی بات (تصدیق کیے بغیر) لوگوں سے بیان کرنا شروع کر دے۔ (صحیح مسلم۔ مقدمہ)

مومن بننے کے لیے شرط

۱۳: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ۔ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے



(صحیح بخاری۔ کتاب الایمان) بھائی کے لیے بھی وہی پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

### خاتم النبیین

۴۲۵۲: عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: سَيَكُونُ مِنْ أُمَّتِي كَذَّابُونَ تَلَاؤُونَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ لَا يَصُرُّهُمْ مِنْ خَالِفِهِمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ تَعَالَى.

(سنن ابوداؤد۔ الفتن والملاحم)

### نبوت کی آخری اینٹ

۳۵۳۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مَثَلِي فِي الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبَنَةٍ مِنْ زَاوِيَةِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطْلُقُونَ بِهِ وَيَعِجُّونَ لَهُ وَيَقُولُونَ: هَلَّا وَضَعْتَ هَذِهِ اللَّبَنَةَ؟ قَالَ: فَأَنَا اللَّبَنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ.

(صحیح بخاری۔ کتاب المناقب)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے گھر بنایا ہو اور اُس کی فرشتگی و خوبصورتی میں کوئی کسر اٹھانہ رکھی ہو سوائے ایک کونے میں ایک بلاک (اینٹ) برابر خالی جگہ کے۔ پھر لوگوں کو گھر دیکھنے کے لیے بلایا جائے اور وہ اسے دیکھ کر پسندیدگی اور تعجب سے پکار اٹھیں کہ بھلا یہاں کا بلاک کیوں نہیں رکھ دیا گیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ اینٹ (بلاک) میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔“

### تقویٰ کے ساتھ اطاعت

۳۴۴۶: عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْعَبْدُ إِذَا اتَّقَى رَبَّهُ وَأَطَاعَ مَوْلَاهُ فَلَهُ أَجْرَانِ.

(صحیح بخاری۔ باب الانبیاء)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا بندہ جب اپنے رب سے تقویٰ رکھتے ہوئے محتاط رہتا ہے اور اپنے آقا کی اطاعت کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اس کو دو گنا اجر ملتا ہے۔

### قلب کی اصلاح

۵۲: عَنْ نَعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ يَقُولُ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: الْحَلَالُ بَيْنَ وَالْخَرَامِ بَيْنَ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنْ اتَّقَى الْمُشْتَبِهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ كَرِىَ حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ أَلَا! إِنَّ حِمَى اللَّهِ مَحْرَمُهُ. أَلَا! وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، أَلَا! وَهِيَ الْقَلْبُ.

(صحیح بخاری۔ کتاب الایمان)

حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حلال واضح ہے اور حرام واضح ہے، ان کے درمیان تشابہات ہیں جنہیں بہت سے لوگ نہیں جانتے۔ جو تشابہات سے بچ گیا اُس نے اپنا دین اور عزت و عصمت بچالیا اور جو تشابہات میں پڑ گیا وہ اُس چرواہے کی طرح ہے جو ایک محفوظ چراگاہ کے گرد لپٹی بھیڑیں چرا رہا ہو اور خدشہ ہو کہ کسی بھی لمحے بھیڑیں چراگاہ میں جا گھسیں گی۔

خبردار! ہر بادشاہ کی ایک مخصوص چراگاہ ہوتی ہے۔ خبردار! اللہ تعالیٰ کی چراگاہ اُس کے محارم ہیں۔ خبردار! ہر جسم میں ایک لو تھڑا ہوتا ہے، اگر وہ درست ہو تو پورا جسم درست رہتا ہے اور اگر وہ خراب ہو جائے تو پورا جسم خراب ہو جاتا ہے۔ خبردار! وہ ”دل“ ہے۔

ب: ایمان والے کو اپنی ذات کا قرآن کی ان آیات سے موازنہ کر کے دیکھنا چاہیے کہ کیا وہ واقعی ایمان والا ہے؟

۱۔ سودا

إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنْ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ وَمَنْ أَوْفَى بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ

(التوبہ: ۱۱۱)

اللہ سے بڑھ کر کون وفا کر سکتا ہے؟ پس خوشیاں مناؤ اس سودے پر جو تم نے اس کے ساتھ کر لیا ہے، کہ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔“

نفس سے جہاد

۱۶۲۱: عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: الْمَجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ.

(جامع ترمذی۔ فضائل الجہاد)

پیروی نہ کرے اور یہ جہاد اکبر ہے۔)

۲۔ صادقین: سچے ایمان والے

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ

”بلاشبہ مومن تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر اس طرح ایمان لائے کہ

وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ

(الحجرات: ۱۵) جہاد کیا، ایسے ہی لوگ تو صادقین ہیں۔“

۳۔ اطاعت

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِيَ الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا

(النساء: ۵۹)

اگر تم اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی طرف لوٹا دو یہی بہتر اور سب سے عمدہ تاویل ہے۔“

سمع واطاعت

۴۱۵۹: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: بَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي عُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَمَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَعَلَى الْأُتْنِازَعِ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَعَلَى أَنْ نَقُولَ بِالْعَدْلِ أَيْنَ كُنَّا وَلَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَّائِمَةً.

(سنن نسائی۔ البيعة)

حضرت عبادہ بن صامتؓ نے روایت کیا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ سے ان امور پر بیعت کی کہ توجہ سے ہر حکم کو سنیں گے، ہر مشکل اور ہر آسانی میں خوشی سے اور ناپسندیدگی کے باوجود اطاعت کرتے رہیں گے، کبھی اصحاب الامر سے تنازعہ نہ کریں گے اور جب بھی جو کچھ بھی کہیں گے عدل کے ساتھ کہیں گے، نیز کبھی کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے۔

۲۱۴۴: عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ

حضرت نافع، عبد اللہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: سنا اور اطاعت کرنا ہر مسلمان پر واجب

فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ۔ ہے خواہ وہ (حکم) اسے پسند ہو یا ناپسند۔ البتہ

(صحیح بخاری۔ کتاب الاحکام)

اگر معصیت کا حکم دیا جا رہا تو اس صورت میں کوئی سماع اور اطاعت واجب نہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءٍ إِنْ تُبَدِّلَ لَكُمْ سُؤُوكُمْ ۚ وَإِنْ تَسْأَلُوا عَنْهَا حِينَ يُنَزَّلُ الْقُرْآنُ تُبَدِّلَ لَكُمْ ۚ عَفَا اللَّهُ عَنْهَا ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ ۝

(المائدہ: ۱۰۱)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ان چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرو جو اگر تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں ناگوار ہوں، ہاں اگر تم ان کے متعلق نزولِ قرآن کے وقت سوال کرو تو تم پر واضح ہو جائیں گی، اللہ نے تمہیں ان کے متعلق معاف کر دیا ہے (جو سوال تم جہالت کے سبب اب تک کر چکے ہو) اور اللہ بخشنے والا علم والا ہے۔“

۴۔ گروہوں سے احتیاط

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَطِيعُوا فَرِيقًا مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ يَرُدُّوكُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ كُفْرِينَ ۝

(آل عمران: ۱۰۰)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اگر تم ان میں سے جنہیں کتاب دی گئی ہے کسی گروہ کی اطاعت کرو گے تو وہ تمہیں تمہارے ایمان لانے کے بعد کفر کی طرف لوٹا دیں گے۔“

۵۔ حق تقویٰ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۝

(آل عمران: ۱۰۲)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے اس طرح تقویٰ کرو جیسا کہ تقویٰ کرنے کا حق ہے اور دیکھو! اس حال میں مت مرنے کہ تم مسلم نہ ہو۔“

۶۔ اہل کفر کی اطاعت سے ہوشیار

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَطِيعُوا الَّذِينَ

كَفَرُوا يَرْدُّوكُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوا خَاسِرِينَ ۝ بَلِ اللَّهُ مَوْلَاكُمْ وَهُوَ خَيْرُ الْمَوْلَىٰ ۚ ۝

(آل عمران: ۱۴۹، ۱۵۰)

اختیار کرنے والوں کی اطاعت کرو گے تو وہ تم کو الٹے پاؤں (کفر کی طرف) لے جائیں گے، یوں تم خسارے میں پڑنے والے ہو جاؤ گے۔ (یہ تمہارے مددگار نہیں ہیں)

بلکہ اللہ ہی تمہارا مولیٰ ہے اور وہی بہترین مددگار ہے۔“

۷۔ دین سے پھرنے کا انجام

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهَ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ ۚ أَذِلَّةٌ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ ۚ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ۚ ذَٰلِكُمْ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝

(المائدہ: ۵۴)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم میں سے جو اپنے دین سے پھر جائے گا تو اللہ عنقریب ایسے لوگ لے آئے گا جن سے وہ محبت کرتا ہو گا اور جو اس سے محبت کرتے ہو گے، جو مومنوں کے ساتھ نرم مزاج ہو گے اور کافروں سے سختی سے پیش آئیں گے، وہ اللہ کی راہ میں جدوجہد (جہاد) کرتے ہو گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرتے ہو گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جو وہ جسے چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے اور اللہ بڑی وسعت والے جاننے والے ہے۔“

۸۔ تمہارے خلاف تمہارے نفوس کے علاوہ کوئی نہیں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَن ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ ۚ إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝

(المائدہ: ۱۰۵)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تمہارے خلاف تو تمہارے نفوس ہی ہیں، اگر تم نے ہدایت پالی تو جو کوئی گمراہ ہو وہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ تم سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ پھر وہ تمہیں بتلائے گا جو کچھ تم کرتے رہتے تھے۔“

## ۹۔ حق عبادت

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا ۖ وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٧٧﴾ (الحج: ٧٧)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! رکوع کرو! سجدہ کرو! اپنے رب کی عبادت کرو۔ اس کے احکام بجالاؤ! اور خیر کے افعال کرو تاکہ تم فلاح پاسکو۔“

## ۱۰۔ اللہ نے تمہارا انتخاب کیا ہے

وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ ۚ هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ۚ مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ ۚ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ وَفِي هَذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ۚ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ هُوَ مَوْلَاكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ ﴿٨٠﴾ (الحج: ٨٠)

”اور اللہ کے بارے میں جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے۔ اس نے تمہارا انتخاب کر لیا ہے اور دین میں اس نے تمہارے لیے کوئی تنگی (حرج) نہیں رکھی۔ یہ تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کا دین ہے۔ اس نے تمہارا نام پہلے ہی سے مسلم رکھا ہے۔ اور اس (قرآن) میں بھی تاکہ رسول ﷺ تم پر چشم دید گواہ ہوں اور تم لوگوں پر چشم دید گواہ ہو جاؤ۔ پس صلوٰۃ قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ کو مضبوط پکڑ لو۔ وہ تمہارا مولیٰ ہے۔ اور وہ کیا ہی بہترین مولیٰ اور کیا ہی بہترین مددگار ہے!“

## جان اور مال سے جہاد

۲۷۸۶: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ.

حضرت ابو سعید خدریؓ نے بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: مومن وہ ہوتا ہے جو اللہ کے راستے میں اپنی جان اور مال سے جہاد کرتا ہے۔ (صحیح بخاری۔ الجہاد)

## ۱۱۔ اللہ کی مدد

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اگر تم اللہ کی

## وَيُثَبِّتُ أَقْدَامَكُمْ ﴿٧٨﴾

مدد کرو گے تو وہ بھی تمہاری مدد کرے گا اور (محمد: ۷۸) تمہارے قدموں کو ثبات عطا کرے گا۔“

## ۱۲۔ شیطان کے نقش قدم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿٧٩﴾ فَإِنْ زَلَلْتُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْكُمْ الْبَيِّنَاتُ فَأَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٨٠﴾ (البقرة: ۲۰۸، ۲۰۹)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اسلام میں پوری طرح داخل ہو جاؤ۔ اور شیطان کے نقش قدم پر مت چلو، بے شک وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے۔ اور اگر تم واضح آیات آپکنے کے بعد لغزش کرو گے تو جان لو کہ اللہ زبردست حکمت والا ہے۔“

## شریانوں میں شیطان

۵۶۷۸: عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ مَعَ إِحْدَى نِسَائِهِ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَدَعَاَهُ فَقَالَ: يَا فُلَانُ! هَذِهِ زُوجَتِي فَلَانَةٌ. فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! مَنْ كُنْتُ أَطُنُّ بِهِ فَلَمْ أَكُنْ أَطُنُّ بِكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْوِي مِنَ الْإِنْسَانِ فَجَرَى الدَّمَ.

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنی ایک زوجہ محترمہ کے ہمراہ تھے کہ ایک شخص وہاں سے گذرا۔ آپ نے اسے بلایا اور فرمایا: ”فلاں صاحب! یہ میری فلاں بیگم ہیں۔“ اس نے کہا: ”یا رسول اللہ ﷺ! میں جس کسی کے بارے میں بھی گمان کروں، کم از کم آپ کے بارے میں تو نہیں کر سکتا۔“ آپ نے فرمایا: ”شیطان انسان کی شریانوں میں اس طرح گردش کرتا ہے جس طرح خون گردش کرتا ہے۔“

(صحیح مسلم۔ باب السلام)

## ۱۳۔ شیطان کا اتباع، ہرگز نہیں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ وَمَنْ يَتَّبِعْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! شیطان کے نقوش قدم کا اتباع مت کرو! کیونکہ جو

قَالَ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَوْ لَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ مَا زَكَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ أَبَدًا وَلَكِنَّ اللَّهَ يُزَكِّي مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

(نور: ۲۱)

لیکن اللہ جس کا چاہتا ہے تزکیہ کرتا ہے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔“

۱۴۔ رعایت نہیں، مہلت مانگیے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوا وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ

(البقرہ: ۱۰۳)

۱۵۔ شیطان کو بھی مہلت ہے

قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِي إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ

(الحجر: ۳۶)

”(ابلیس نے) کہا: میرے رب! مجھے (بھی) اس دن تک مہلت دے دیجئے جب یہ لوگ مبعوث کئے (اٹھائے) جائیں گے۔“

۱۶۔ ذکر اور شکر

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ

(البقرہ: ۱۵۲)

”پس تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا اور میرا شکر کرو اور انکار نہ کرو۔“

شکر

عَنِ نُعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمَنَابِرِ: مَنْ لَمْ يَشْكُرِ الْقَلِيلَ لَمْ يَشْكُرِ الْكَثِيرَ وَمَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللَّهَ۔

(مسند احمد بن حنبل)

حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے برسر منبر فرمایا: جس نے تھوڑے کا شکر نہیں کیا وہ زیادہ کا بھی شکر ادا نہیں کر سکے گا اور جس نے انسانوں کا شکر یہ ادا نہیں کیا وہ اللہ کا شکر بھی ادا نہیں کر پائے گا۔

۱۔ مدد کیسے مانگتے ہیں؟

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ

(البقرہ: ۱۵۳)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! صبر اور صلوٰۃ کے ذریعے تعاون طلب کرو! بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔“

صبر، سب سے بہترین عطیہ

۲۴۲۴: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَا يَكُنْ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدْخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يَعْفِهِ اللَّهُ وَمَنْ يَسْتَعِنْ يُعْنِهِ اللَّهُ وَمَنْ يَصْبِرْ يُصْبِرْهُ اللَّهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ مِنْ عَطَاءٍ خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ

(صحیح مسلم۔ کتاب الزکوٰۃ)

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کچھ میرے پاس ہے میں اسے تم سے بچا کر نہیں رکھوں گا، البتہ جو شخص عفت کی زندگی چاہے گا اللہ اسے عفت عطا کریں گے اور جو استغناء اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکو غنی کر دیتے ہیں اور جو شخص صبر کرنے کی کوشش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے صابر بنا دیتے ہیں اور کسی شخص کو صبر سے بہتر اور وسیع تر عطیہ نہیں دیا گیا ہے۔

۱۸۔ آزمائش

وَلَنْبَلُوَكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمُ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِلَيْهِ رُجْعُونَ

(البقرہ: ۱۵۵، ۱۵۷، ۱۵۶)

”اور یقیناً ہم تمہیں کچھ خوف، بھوک، جانوں، مالوں اور پھلوں کے نقصان سے ضرور آزمائیں گے، آپ (ان) صبر کرنے والوں کو بشارت دے دیجئے۔ جن پر مصیبت پڑتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف رجوع کرنے والے ہیں۔ وہی تو ہیں جن پر ان کے رب کی رحمت اور برکتیں ہیں اور وہی ہدایت پانے والے ہیں۔“

## ۱۹۔ روزہ برائے تقویٰ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ  
كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ  
تَتَّقُونَ ﴿۱۸۳﴾

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر بھی روزے اسی طرح لکھے گئے جسے تم سے پہلے لوگوں پر لکھے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔“ (البقرہ: ۱۸۳)

## ۲۰۔ کسی کو غیر مومن مت کہو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ  
اللَّهِ فَتَيَبْتُمْ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْفَى إِلَيْكُمْ  
السَّلَامَ كُنتُمْ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ  
الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللَّهِ مَغَانِمٌ كَثِيرَةٌ ۖ كَذَلِكَ  
كُنْتُمْ مِنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوا  
إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿۹۴﴾

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم اللہ کی سبیل میں نکلو تو اچھی طرح بیان کر لیا کرو! اور جو کوئی تمہیں سلام کرے اسے زندگی کے اثاثے کی خواہش میں یہ مت کہو کہ تو مومن نہیں ہے، اللہ کے پاس بہت اموال غنیمت ہیں، تم خود بھی تو پہلے ایسے ہی تھے، پس اللہ نے تم پر احسان کیا (کہ تم مومن بن گئے) پس بیان کر دیا کرو، بے شک جو تم کرتے ہو اللہ اس سے خبردار ہے۔“ (النساء: ۹۴)

## کسی کو غیر مومن کہنا

۲۵۳۲: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثٌ مِنْ أَصْلِ الْإِيمَانِ: الْكُفُّ عَمَّنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا تُكْفَرُهُ بِذَنْبٍ وَلَا تُخْرِجُهُ مِنَ الْإِسْلَامِ بِعَيْلٍ۔

”حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین باتیں اصول اسلام میں داخل ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ جو شخص کلمہ لا الہ الا اللہ کا قائل ہو اس کے بارے میں زبان کو روکو! یعنی کسی گناہ کی وجہ سے اس کی تکفیر نہ کرو اور کسی عمل کی وجہ سے اس کو خارج از اسلام قرار مت دو!

(سنن ابوداؤد۔ الجہاد)

## ۲۱۔ دوسروں کا مذاق اڑانا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرُ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ  
عَسَىٰ أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِنْ  
نِسَاءٍ عَسَىٰ أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِنْهُنَّ ۚ وَلَا  
تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ۚ  
بِئْسَ الْأَسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ ۚ وَمَنْ  
لَمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿۱۱﴾

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تمہارا ایک گروہ دوسرے گروہ کی ہنسی نہ اڑائے! شاید وہ ان سے بہتر ہے۔ اور نہ ہی عورتیں عورتوں کا (مذاق اڑائیں!) شاید وہ ان سے بہتر ہوں اور آپس میں ایک دوسرے پر الزام (یا تہمت) نہ لگاؤ اور نہ ہی ایک دوسرے کو برے القاب سے پکارو۔ ایمان لانے کے بعد تو گناہ کا نام لگنا ہی بہت برا ہے۔ اور جو (ان حرکتوں سے) توبہ نہ کرے گا پس ایسے ہی لوگ تو عالم ہیں۔“ (الحجرات: ۱۱)

## ۲۲۔ گمان سے اجتناب

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ  
الظَّنِّ ۚ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ ۚ وَلَا تَجَسَّسُوا  
وَلَا يَغْتَبِ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۚ أَيُّحِبُّ أَحَدُكُمْ  
أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ  
وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ﴿۱۲﴾

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! زیادہ گمان سے اجتناب کرو، بیشک بعض گمان اثم (گناہ) ہیں اور تجسس نہ کیا کرو۔ اور نہ ہی تم میں سے کوئی دوسرے کی غیبت کیا کرے۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ یقیناً تم اس سے کراہت کرتے ہو، پس اللہ سے تقویٰ اختیار کرو، بیشک اللہ توبہ قبول کرنے والا رحیم ہے۔“ (الحجرات: ۱۲)

## غیبت

۶۵۹۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ۖ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أَدْرُونَ مَا الْغَيْبَةُ؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ۔ قَالَ: ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ۔ قِيلَ:

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جاننے ہو غیبت کیا ہوتی ہے؟“ صحابہ نے عرض کیا: ”اللہ اور

أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ؟ قَالَ: إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ اغْتَبَتْهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ هَوَتْهُ.

(صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلة)

اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔“ آپ نے فرمایا: ”تمہارا اپنے مسلمان بھائی کے متعلق ایسی بات کرنا جس کو وہ ناپسند کرتا ہو۔“ پوچھا گیا: ”حضور! اگر بھائی میں وہ موجود ہو جو میں کہہ رہا ہوں؟“ آپ نے فرمایا: ”اگر اس میں وہ موجود ہے جو تم کہہ رہے ہو تبھی تو تم نے اس کی غیبت کی اور اگر وہ چیز اس میں نہیں ہے تو تب تو تم نے اس پر بہتان باندھ ڈالا۔“

## ۲۳۔ شیطانی نجاستیں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنتُم مُّنتَهُونَ ۚ

(المائدہ: ۹۰، ۹۱)

شراب اُمّ الخبائث (خبائث کی ماں) ۵۶۷۰: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَرْبِ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَقُولُ: اجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَإِنَّهَا أُمُّ الْخَبَائِثِ فَإِنَّهُ وَاللَّهِ لَا يَجْتَمِعُ وَالْإِيمَانُ أَبَدًا إِلَّا يَوْشِكُ أَحَدُهُمَا أَنْ يُخْرِجَ صَاحِبَهُ.

(سنن نسائی۔ کتاب الاشربة)

حضرت عبدالرحمن بن الحرٹ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان کو کہتے سنا: خمر (شراب) سے بچو! یہ اُمّ الخبائث (خبائث کی ماں) ہے۔ یہ اور ایمان، جہاں اکٹھے ہوتے ہیں وہاں کوئی ایک دوسرے کو نکال پھینکتا ہے۔

## ۲۴۔ احسن بات

وَقُلْ لِّلْعِبَادِ يُقُولُوا اللّٰهُ هِيَ اَحْسَنُ ۚ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ بَيْنَهُمْ ۚ اِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِينًا ۝

”میرے بندوں سے کہہ دیجئے کہ وہ ایسی بات کیا کریں جو احسن ہو۔ (کیونکہ) شیطان ان کے مابین نزغ (شگاف) ڈالتا رہتا ہے۔ بلاشبہ شیطان انسان کا کھلا ہوا دشمن ہے۔“

## ۲۵۔ نبی تلی بات

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۚ

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے تقویٰ اختیار کرو اور ٹھیک ٹھیک (نبی تلی) سدیداً (الاحزاب: ۷۰) بات کہو۔“

## ۲۶۔ غضبصر

قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ۚ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ۝

”مؤمنین سے کہیے! اپنی ابصار (sights) کو نیچا رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لیے پاکیزہ تر ہے۔ بے شک اللہ کو ان کی ہر (صنعت) کام کی خوب خبر ہے۔ مومنات ابصارہنّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ ۚ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءَ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّائِبِينَ غَيْرِ أُولَى الْأَرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ

يُظْهِرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ ۚ وَلَا يَضْرِبْنَ  
بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ ۚ مِنْ  
زِينَتِهِنَّ ۖ وَتَوْبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ  
الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٣٠﴾

(النور: ۳۰، ۳۱)

عورتوں کے، اپنے مالکت کے، اپنے ان تابع  
فرماں مردوں (Doctors or Consultants)  
کے جو (عورتوں سے) کوئی خواہش نہ رکھتے  
ہوں یا ان بچوں سے جنہیں جنسی شعور نہ ہو  
اور اپنے پاؤں اس انداز سے نہ ماریں کہ ان  
کی چھپی ہوئی زینت پہچانی جائے اور اے  
مومنو! مل کر اللہ کے حضور توبہ کرو تاکہ تم  
سب فلاح پاسکو۔“

## ۲۷۔ داخلے کی اجازت

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَيْسَتْ ذُنُكُمُ الَّذِينَ  
مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ  
مِنْكُمْ تِلْكَ مَرْثِيَةٌ ۖ مِنْ قَبْلِ صَلَوةِ الْفَجْرِ  
وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُمْ مِنَ الظَّهِيرَةِ وَمِنْ  
بَعْدِ صَلَوةِ الْعِشَاءِ ۚ تِلْكَ عَوْرَاتُ لَكُمْ ۚ  
لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَ هُنَّ  
طَوُّقُونَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ  
كَذَلِكَ يَبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ  
حَكِيمٌ ﴿٥٨﴾

(النور: ۵۸)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! لازم ہے کہ  
تمہارے مالکت (جن کے تم ذمہ دار ہو) اور  
تمہارے وہ بچے جو ابھی بلوغت کو نہیں پہنچے  
تین اوقات میں تمہارے پاس تمہاری اجازت  
طلب کر کے آیا کریں۔ نماز فجر سے پہلے،  
دوپہر کو جب تم کپڑے اتار کر آرام کرتے ہو  
اور نماز عشاء کے بعد۔ یہ تین اوقات تمہاری  
پردہ داری کے ہیں۔ ان اوقات کے بعد اگر تم  
ایک دوسرے کے ہاں آ جاؤ تو تم پر اور ان  
پر کوئی گناہ نہیں۔ اس طرح اللہ تمہارے لیے  
آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے اور اللہ علم  
رکھنے والا حکمت والا ہے۔“

## ۲۸۔ اللہ کے لیے گواہی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوِّمِينَ بِالْقِسْطِ  
شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ

وَالْأَقْرَبِينَ ۚ إِنْ يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ  
أُولَىٰ بِهِمَا ۚ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَىٰ أَنْ تَعْدِلُوا ۚ  
وَأَنْ تَلُوا أَوْ تَعْرِضُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانُ يَبْهَتُ  
تَعْمَلُونَ خَيْرًا ﴿١٣٥﴾

(النساء: ۱۳۵)

والے بنو! خواہ تمہاری گواہی تمہاری اپنی  
ذات، تمہارے والدین اور قرابت داروں  
کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ کوئی غنی ہو یا  
محتاج، اللہ کا حق ان دونوں سے فائق ہے،  
پس خواہش نفس کی پیروی کر کے عدل و  
انصاف سے مت ہٹ جانا! اگر تم کج بیانی یا  
پہلو تہی کرو گے تو بے شک جو کچھ تم کرتے  
ہو اللہ اس سے پوری طرح خبردار ہے۔“

## مومنین، اللہ کے گواہ

۲۶۴۲: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:  
الْمُؤْمِنُونَ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ.  
(صحیح بخاری۔ کتاب الشهادات) گواہ ہیں۔

## ۲۹۔ دشمنی میں بھی عدل

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوِّمِينَ لِلَّهِ  
شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ ۚ وَلَا يَجْرِمَنَّ شَتَا  
قَوْمٍ عَلَىٰ آلا تَعْدِلُوا ۚ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ  
اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ يَبْهَتُ تَعْمَلُونَ ﴿٥٩﴾

(المائدہ: ۸)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! انصاف کے  
ساتھ ٹھیک ٹھیک اللہ کی شہادت دینے والے  
بن کر کھڑے ہو جاؤ! اور دیکھو! کسی قوم کی  
دشمنی تمہیں اس جرم پر آمادہ نہ کر دے کہ  
تم عدل و انصاف کی راہ سے ہٹ جاؤ! عدل  
کرو کیونکہ یہ تقویٰ سے زیادہ قریب ہے اور  
اللہ سے محتاط رہو! بے شک اللہ اس سے  
خبردار ہے جو کچھ تم کیا کرتے ہو۔“

## ۳۰۔ عورتوں سے زبردستی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرْتَبُوا



النِّسَاءُ كَرْهًا وَلَا تَعْضَلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْنَهُنَّ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُبِينَةٍ وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا ۝

(النساء: ۱۹)

ہوں، ان کے ساتھ اچھی طرح گذر بسر کرو۔ اگر تم ان کو ناپسند کرتے ہو تو ممکن ہے کہ تم کسی شے سے کراہت کرتے ہو اور اللہ نے اس میں بہت بھلائی رکھی ہوئی ہو۔“

### ۳۔ رخصتی سے پہلے طلاق

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا كُنْتُمْ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَكُونُوا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُونَهَا فَمِنْ تَعْتَدُوهُنَّ وَسَرَاحًا جَمِيلًا ۝

(الاحزاب: ۴۹)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! مومنہ عورتوں سے نکاح کے بعد اگر تم کو انہیں چھوڑنے سے پہلے ہی طلاق دینا ہو تو تمہیں ان کی عدت گننے کی ضرورت نہیں! ان کو کچھ متاع (پونجی) دے کر خوش اسلوبی کے ساتھ چھوڑ دو۔“

### ۳۔ صلح مابین مومنین

وَأِنْ طَافَتَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلَحُوا بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ فَفَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ تَفِيَّ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ فَإِنْ فَاءَتْ فَأَصْلَحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ۝

(الحجرات: ۹)

”اور اگر مومنین کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے مابین صلح کرادو اور اگر ایک، دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کر نیوالے سے لڑو جب تک وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ نہ آئے۔ اگر وہ رجوع کرے تو عدل و انصاف سے ان کے مابین صلح کرادو اور انصاف کرو۔ بے شک اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔“

### ۳۔ مومنین بھائی بھائی ہیں

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلَحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝ (الحجرات: ۱۰)

### مومن مضبوط عمارت کی طرح ہیں

عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ الْمَرْصُومِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا وَشَبَكَ أَصَابِعَهُ.

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومن، مومن کے لیے ایک مضبوط عمارت کی طرح ہوتا ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط کر رہا ہوتا ہے۔ پھر آپ نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں پوست کر دیا۔

### ۳۔ صبر میں مسابقت

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَاضُوا ۝ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ (آل عمران: ۲۰۰)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! صبر کرو! بلکہ صبر کرنے میں سبقت لے جاؤ! اور مستعد رہو اور اللہ سے محتاط رہو تاکہ فلاح پاسکو۔“

### ۳۔ مکمل وضو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۝ وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۝ وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْطَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَمَسْتُمُ النِّسَاءَ

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم صلوٰۃ کے لیے کھڑے ہو تو اپنے منہ، ہاتھوں کو کہنیوں تک دھولو، اپنے سر کا مسح کرو اور پاؤں کو ٹخنیوں تک دھو ڈالو۔ اور اگر حالتِ جنب میں ہو تو اپنے آپ کو پاک کرو! اگر مریض ہو، سفر میں ہو یا کوئی رفع حاجت

فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوْهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلَكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٦﴾

(المائدہ: ٦)

کر کے آیا ہو، یا عورتوں کو چھوا ہو اور پانی دستیاب نہ ہو تو پاکیزہ مٹی سے تیمم کرلو، یعنی اس سے اپنے منہ اور ہاتھوں کو مسح کرو، اللہ تمہارے لیے کوئی تنگی پیدا کرنا نہیں چاہتا، البتہ وہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کر کے اپنی نعمت تم پر تمام کر دے تاکہ تم شکر گزار بن سکو۔“

### ۳۶۔ غفلت اور بے توجہی والی صلوٰۃ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَرَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا وَإِنْ كُنْتُمْ مَرَضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَسْتُمْ مِنَ الْمَسَاءِ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوْهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا ﴿٢٣﴾

(النساء: ۲۳)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم حالت سُکر میں (او گھ، غفلت، بے توجہی اور نشہ کی حالت) میں ہو تو صلوٰۃ کے قریب مت جاؤ! جب تک تم یہ نہ سمجھنے لگو کہ تم کیا کہہ رہے ہو اور نہ ہی حالتِ نجس میں جب تک کہ غسل نہ کرلو، سوائے اس صورت کے کہ تم راستہ سے گزر رہے ہو، مریض ہو، سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی رفع حاجت کر کے آیا ہو یا تم نے عورتوں کو مس کیا ہو اور تم کو (غسل کے لیے) اگر پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کرلو، یعنی اپنے چہروں اور ہاتھوں کا مسح کرلو، بے شک اللہ درگزر کرنے اور بخشنے والا ہے۔“

### ۳۷۔ صلوٰۃ جمعہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ

تَعْلَمُونَ ﴿١﴾ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٢﴾

اور خرید و فروخت چھوڑ دو! اسی میں تمہاری تلاش کرو اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرو! تاکہ تم فلاح پاسکو۔“

### ۳۸۔ داخلے کی اجازت اور سلام

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّىٰ تَسْتَأْذِنُوا وَتَسَلِّمُوا عَلَىٰ أَهْلِهَا ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿١﴾ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فِيهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّىٰ يُؤْذَنَ لَكُمْ وَإِنْ قِيلَ لَكُمْ ارْجِعُوا فَارْجِعُوا هُوَ أَزْكَىٰ لَكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴿٢﴾ كَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ ﴿٣﴾

(النور: ۲۸، ۲۹)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے گھروں کے علاوہ دوسروں کے گھروں میں داخل مت ہو! جب تک اہل خانہ سے اجازت طلب نہ کرلو اور انہیں کو سلام نہ کرلو۔ تمہارے لیے یہی بہتر ہے اگر تم نصیحت لیتے ہو۔ اور اگر تم اُس (گھر) میں کسی کو بھی نہ پاؤ تو اس میں داخل مت ہو! جب تک کہ اُن سے اجازت طلب نہ کرلو اور اگر تم سے کہا جائے کہ لوٹ جاؤ تو لوٹ جاؤ! یہ تمہارے لیے زیادہ پاکیزہ بات ہے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خوب واقف ہے۔ اگر تم ایسے غیر مسکونہ گھروں میں داخل ہو جہاں تمہارا اسباب رکھا ہوا ہو تو تم پر کوئی الزام نہیں، اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو۔“

### ۳۹۔ ادب و احترام نبی ﷺ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرِ نَظَرٍ

إِنَّهُ وَلَكِنَّ إِذَا دُعِيتُمْ فَأَدْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ذَلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تُنْكِحُوا زُجَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا

(الاحزاب: ۵۳)

تمہیں کھانے پر بلایا جائے اور کھانا پکنے کے انتظار میں نہ بیٹھے رہو! جب تمہیں بلایا جائے تو داخل ہو اور جب کھانا کھا چکو تو اٹھ جاؤ! دوستانہ گفتگو کے لیے وہاں مت بیٹھے رہو! کیونکہ تمہاری یہ روش نبی ﷺ کو اذیت پہنچاتی ہے۔ وہ تم سے حیا کرتا ہے۔ لیکن اللہ حق بات (کہنے) میں شرم نہیں کرتا اور جب تم نبی ﷺ کی ازدواج سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو! یہ تمہارے اور ان کے دلوں کے لیے پاکیزہ تر طریقہ ہے اور تمہارے لیے جائزہ نہیں کہ رسول اللہ کو اذیت پہنچاؤ یا اس کی ازدواج سے اس کے بعد نکاح کرو! بے شک یہ اللہ کے نزدیک بہت بڑی بات ہے۔“

#### ۴۰۔ ایک زبردست تجارت

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَى تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۖ تُوْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۚ يَعْرِضُ لَكُمْ دُنُوبُكُمْ وَيَذْخِلُكُمْ جَذَبِ تَحْرِيٍّ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَذَبِ عَذَابٍ ۚ ذَلِكِ الْقَوْزُ الْعَظِيمُ ۚ وَآخَرَى تُحِبُّونَهَا نَصْرَ مِنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ ۚ وَبَشِيرٌ الْمُؤْمِنِينَ ۚ

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! کیا میں تمہارے لیے ایسی تجارت کی نشاندہی کر دوں جو تمہیں دردناک عذاب سے نجات دلا دے؟ وہ یہ ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ! اس کی سبیل میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرو! اگر تم جانتے ہو تو یہ بھی تمہارے لیے خیر ہی خیر ہے۔ (اس کے نتیجے میں) وہ تمہارے گناہ کو بخش دے گا اور تمہیں ایسی جنتوں میں

(الصاف: ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳) داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ نیز ابدی جنتوں میں پاکیزہ مسکن (عطا کریگا) یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ اور اس کے علاوہ دوسری نعمت جنہیں تم پسند کرتے ہو وہ بھی دے گا، اللہ کی طرف سے فتح و نصرت بہت قریب ہے۔ آپ مومنین کو (ان نعمتوں کی) بشارت دیدیتے۔“

#### ۴۱۔ تجارت، باہمی رضامندی سے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ۖ

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ایک دوسرے کے مال ناحق مت کھایا کرو! سوائے اس کے کہ تمہارے درمیان باہمی رضامندی سے تجارت ہو اور اپنے نفسوں کو ہلاک مت کرو! بے شک اللہ تو تمہارے لیے رحیم ہے۔“

(النساء: ۲۹)

#### ۴۲۔ ناحق مال کھانا

وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۚ

”اور ایک دوسرے کے اموال ناحق مت کھایا کرو! نہ ہی لوگوں کے مال کا کچھ حصہ بطریق گناہ کھانے کی نیت سے ان (اموال) کے متعلق حکام کے پاس (مقدمہ یار شوت) پیش کرو۔“

(البقرہ: ۱۸۸)

#### ۴۳۔ شیطان کیسے پیچھے لگتا ہے؟

وَائِثْلَ عَلَيْهِمْ نَبَأُ الَّذِي آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاتَّبَعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ

”اور ان پر اس شخص کی خبر تلاوت کیجئے جسے ہم نے اپنی آیات دی تھیں، جب اس نے

الْعُيُونِ ۝ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ بِهَا وَلَكِنَّهُ أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوَاهُ ۚ فَبُشِّلَهُ كَبَلُ الْكَلْبِ ۚ إِنَّ تَحْمِلَ عَلَيْهِ يَلْهَثُ أَوْ تَتَرَكُهُ يَلْهَثُ ۚ ذَلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۚ فَاقْصُصْ الْقِصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ۝

(الاعراف: ۱۷۵، ۱۷۶)

انہیں نظر انداز کر دیا تو شیطان اس کے پیچھے لگ گیا اور آخر کار وہ گمراہوں میں سے ہو گیا۔ اور اگر ہم چاہتے تو اس (کے مراتب) کو ان (آیات) کی بدولت بلند کر دیتے مگر وہ تو ہمیشہ زمین (کی پستی) کی طرف مائل رہا اور اپنی خواہش ہی کی پیروی کی۔ اس کی مثال کتے کی سی ہے کہ اگر تو اس پر حملہ کرے تو بھی ہانپتا ہے اور اگر اسے چھوڑ دے تو بھی ہانپتا (ہی رہتا) ہے۔ یہی مثال ان لوگوں کی ہے جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا، سوا نہیں موازنہ (relate) کر اے شاید وہ غور و فکر کریں۔“

### ۴۴۔ فاسق کی خبر کی تصدیق

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْحَبُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ ۝

(الحجرات: ۶)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو تحقیق کر لیا کرو! کہیں ایسا نہ ہو کہ لاعلمی میں تم لوگوں کے لیے مصیبت کھڑی کر دو اور پھر اپنے کئے پر نادم ہو۔“

### بدر بانی اور جھگڑا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ ۖ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ (صحيح بخاری۔ کتاب الایمان)

عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

### ۴۵۔ کیا وہ آزمائے نہیں جائیں گے؟

أَحْسِبَ النَّاسَ أَنْ يَتَزَكَّوْا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ ۝

یہ کہہ دینے پر وہ چھوڑ دیئے جائیں گے کہ ”ہم ایمان لائے“ اور وہ آزمائے نہیں جائیں گے۔“ (العنکبوت: ۲)

### ۴۶۔ ہم سچے جھوٹے کو ضرور جان لیں گے

وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ ۝

”اور بے شک ہم نے تو ان سے پہلے لوگوں کو بھی آزمایا تھا اور اب اللہ ان لوگوں کی بھی ضرور جانچ کرے گا جو سچے ہیں اور ان کو بھی جان کر رہے گا جو جھٹلانے والے ہیں۔“ (العنکبوت: ۳)

### ۴۷۔ اطاعت کرو اور خاموشی سے سنو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنْتُمْ تَسْمَعُونَ ۝ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ۝ إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ۝

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور جب تم سن رہے ہو تو سننے سننے منہ مت پھیر لو! اور ان کی مانند مت ہو جانا جو کہتے ہیں کہ ہم نے سنا حالانکہ وہ سننے نہیں۔ بے شک اللہ کے نزدیک بدترین مخلوق وہ بہرے اور گونگے ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے۔“ (الانفال: ۲۰، ۲۱، ۲۲)

### سمع و اطاعت

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ۖ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَإِنْ أَسْتُعِيبَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبِشِيٌّ إِنْ كَانَ رَأْسُهُ زَيْبَةً۔

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سنو اور اطاعت کرو! خواہ تم پر ایسے حبشی کو عامل مقرر کر دیا جائے جس کا سر سوکھے متھے جیسا ہو۔ (صحيح بخاری۔ کتاب الاحکام)

### ۴۸۔ کل کی تیاری

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے تقویٰ

مَا قَدَّمْتُ لِعَدِيٍّ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ سَوَّاهُ اللَّهُ فَأَسْلَمَتْهُمْ أَنْفُسُهُمْ أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝

اختیار کرو! اور ہر نفس کو اس پر نظر رکھنی چاہیے کہ اس نے کل کے لیے کیا آگے بھیجا ہے؟ اللہ سے تقویٰ رکھو! (مخاطب ہو!) بیشک اللہ اس سے خوب واقف ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔ اور ان کی مانند مت ہو جانا جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے اُن کو اُن کے اپنے نفوس بھلا دیئے۔ یہ لوگ ہیں جو فاسق ہیں۔“

(الحشر: ۱۸، ۱۹)

## ۴۹۔ دوسرا اجر

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَأَمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ وَيَجْعَلْ لَكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اللہ سے تقویٰ اختیار کرو اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ تو وہ تمہیں اپنی رحمت کا دوہرا حصہ دے گا۔ اور تمہارے لیے ایک ایسا نور بنادے گا جس سے تم چل پھر سکو گے اور تمہیں بخش دے گا، کہ اللہ تو بڑا صاحب بخشش رحیم ہے۔“

(المائدہ: ۲۸)

## ۵۰۔ رسول اللہ اور آیات کی تلاوت

رَسُولًا يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللَّهِ مَبِينَاتٍ لِيُخْرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا قَدْ أَحْسَنَ اللَّهُ لَهُ رِزْقًا ۝

”وہ رسول، اللہ کی واضح آیات تم پر تلاوت کرتا رہتا ہے تاکہ ایمان لانے والوں اور اعمال صالح کرنے والوں کو اندھیروں سے نور کی طرف نکال لائے۔ تو جو کوئی اللہ پر ایمان لائے گا اور اعمال صالحہ بجالائے گا وہ اُسے ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے، بیشک اللہ نے ایسے شخص کو کیسا عمدہ رزق مہیا فرمایا۔“

(الطلاق: ۱۱)

۵۱۔ رسول اللہ ﷺ: گواہ، بشیر، نذیر  
إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝

”باتحقیق ہم نے آپ کو (چشم دید) گواہ، بشارت دینے والا اور متنبہ کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔“

(الفتح: ۸)

## ۵۲۔ ہمارے کرنے کا کام

لِيُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ ۝ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝

”تاکہ تم لوگ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ! اُسے تقویت پہنچاؤ! اُس کی توقیر کرو! اور صبح و شام اس (اللہ) کی تسبیح کیا کرو!“

(الفتح: ۹)

## ۵۳۔ رسول اللہ ﷺ سے بیعت

إِنَّ الَّذِينَ يَبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ فَمَنْ تَرَكَ فَإِنَّكَ يَنْتُكَ عَلَى نَفْسِهِ ۚ وَمَنْ أَوْفَى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهِ اللَّهُ فَمِيسُورٌ إِلَيْهِ أَجْرًا عَظِيمًا ۝

”یقیناً جو لوگ آپ ﷺ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں، اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہے۔ اور جس نے عہد شکنی کی تو اسکی عہد شکنی اُس کے اپنے ہی خلاف ہے اور جس نے اللہ کے ساتھ کیا ہوا عہد وفا کیا تو عنقریب وہ اسے اجر عظیم عطا کرے گا۔“

(الفتح: ۱۰)

## ۵۴۔ رسول اللہ ﷺ کا مقام

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْنُوزًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۚ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ

”جو لوگ مادرانہ شفقت کے مظہر اُس الرسول النبی ﷺ کی پیروی کرتے ہیں جسے وہ اپنے پاس تورات و انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، جو انہیں نیکی کا حکم دیتا اور برائی سے روکتا ہے، جو اُن کے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کرتا اور خبیث چیزوں کو اُن پر حرام قرار دیتا ہے، جو ان کے بوجھ (طوق) اتارتا

الَّذِي أَنْزَلَ مَعَهُ آيَاتِهِ وَلَهُ الْغُلُوبُ ۚ (الاعراف: ۱۵۷) ہے۔ پس جو لوگ اس پر ایمان لاتے، اس کی تعظیم کرتے، اس کی مدد کرتے اور اس نور کی اتباع کرتے ہیں جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا ہے وہی تو ہیں جو فلاح پانے والے ہیں۔“

۵۵۔ رسول اللہ ﷺ تمام انسانیت کے لیے رہنما

قُلْ يَٰ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا ۚ إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۚ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأَخِيَّ الَّذِي يَبْعَثُ إِلَيْكُمْ الْوَحْيَ ۚ وَاللَّهُ يَوْمَئِذٍ عَلِيمٌ ۚ (الاعراف: ۱۵۸) ”کہہ دیجئے کہ اے انسانو! بے شک میں تم سب کی طرف اُس اللہ کا رسول ہوں جو تمام آسمانوں اور زمین کا بادشاہ ہے، جس کے علاوہ کوئی الہ نہیں، وہی مارتا ہے اور وہی زندہ کرتا ہے، پس ایمان لاؤ اللہ پر، اس کے رسول ﷺ پر جو مادرانہ شفقت کا مظہر نبی ہے، جو اللہ اور اس کے کلمات پر ایمان رکھتا ہے اور اُس کی اتباع کرو تاکہ تمہیں بھی ہدایت مل سکے۔“

۵۶۔ مومنین کے قلب: اللہ، رسول ﷺ اور دین کی محبت سے سرشار ہیں

وَأَعْلَمُوا أَنَّمَا آتَاكَ اللَّهُ خَبَرٌ مِّنْ لَّدُنْهِ ۚ وَأَنَّهُ يُخَوِّفُ لِقَاءَ اللَّهِ الْغَافِلِينَ ۚ (الاعراف: ۱۵۹) ”اور خوب جان لو! کہ تم میں اللہ کے رسول ﷺ موجود ہیں۔ اگر وہ تمہاری بہت سی باتوں کو ماننے لگیں تو تم ضرور تباہ و برباد ہو جاؤ گے لیکن اللہ نے تمہارے لیے ایمان کو محبوب بنا کر اُسے تمہارے دلوں (قلوب) میں مُزین کر دیا ہے اور تمہیں کفر، بدکاری اور نافرمانی سے کراہت کرنے والا بنادیا ہے، ایسے ہوتے ہیں ”رشد والے۔“ یہ اللہ کی جانب سے فضل اور نعمت ہے اور اللہ جاننے والا صاحب حکمت ہے۔“

(الحجرات: ۸، ۷)

اللہ کی جانب سے فضل اور نعمت ہے اور اللہ جاننے والا صاحب حکمت ہے۔“

۵۷۔ اللہ، رسول ﷺ اور اولی الامر

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأَطِيعُوا أَوْلِيَ الْأَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ۚ (النساء: ۵۹) ”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو! رسول ﷺ کی اطاعت کرو! اور اپنے میں سے اولی الامر کی! اور اگر تم میں کسی بات پر تنازعہ ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول ﷺ کی طرف لوٹا دو اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر واقعی ایمان رکھتے ہو، یہی بہتر اور سب سے عمدہ تاویل ہے۔“

۵۸۔ ایمان کا زعم رکھنے والے

أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُخَوِّفُ لِقَاءَ اللَّهِ الْغَافِلِينَ ۚ (النساء: ۶۰) ”میں تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اس زعم میں مبتلا ہیں کہ جو کچھ تجھ پر اور تجھ سے پہلے نازل کیا گیا وہ اُس پر ایمان لائے ہیں۔ حالانکہ وہ اپنے معاملات کے بارے میں حکم طاعت (شیطانی نظام) سے لینا چاہتے ہیں جبکہ انہیں امر دیا گیا ہے کہ اُس سے انکار کرنا ہے، شیطان تو چاہتا ہی یہ ہے کہ انہیں گمراہی میں دور تک لے جائے۔“

۵۹۔ ان کی پہچان

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ تَعَالَوْا إِلَى مَا أَنزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنْكَ صُدُودًا ۚ (النساء: ۶۱) ”جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ اس کی طرف آؤ جو اللہ نے نازل کیا ہے اور رسول ﷺ کی طرف آؤ! تو آپ ﷺ دیکھتے ہیں کہ منافق آپ ﷺ سے حد درجہ پہلو تہی کرنے لگتے ہیں۔“

## ۶۰۔ ان کا حال

فَكَيْفَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ بَيَّا قَدَمَتْ  
أَيُّدِيَهُمْ ثُمَّ جَاءُوكَ يَخْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنَّ  
أَرَدْنَا إِلَّا أَحْسَنًا وَتَوَفَّقًا ۝

(النساء: ۶۲)

پس کیا رہے گا جب اُن پر اس وجہ سے  
مصیبت پڑے گی جو ان کے ہاتھوں نے آگے  
بھیجا ہے؟ تب وہ آپ کے پاس آئیں گے اور  
اللہ کی قسمیں کھا کر کہیں گے کہ ہمارا ارادہ تو  
صرف بھائی اور اتفاق کر دینے کا ہی تھا۔“

## ۶۱۔ قولِ بلغ کی اہمیت

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَعْلَمُ اللَّهُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ  
فَاعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَهُمْ فِي  
أَنْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيغًا ۝

(النساء: ۶۳)

”یہ وہی لوگ ہیں کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ ان  
کے دلوں میں ہے، پس اُن سے گریز کیجئے،  
ان کو نصیحت کیجئے اور اُن سے ان کے نفوس  
کے بارے میں دل کی گہرائی تک پہنچنے والی  
بلغ بات کہیے۔“

## ۶۲۔ اطاعتِ رسول ﷺ کے فائدے

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ  
اللَّهِ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ  
فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ  
لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا ۝

(النساء: ۶۴)

”ہم نے کسی رسول کو اس کے علاوہ کسی  
مقصد کے لیے بھیجا ہی نہیں کہ اللہ کے حکم  
سے اُس کی اطاعت کی جائے۔ اگر یہ لوگ  
اپنے نفوس پر ظلم کرتے وقت آپ  
ﷺ کے پاس آجاتے اور اللہ سے معافی  
مانگ لیتے اور رسول ﷺ بھی ان کے  
لیے مغفرت چاہتے تو یہ لوگ ضرور اللہ کو  
توبہ قبول کرنے والا رحیم پاتے۔“

## ۶۳۔ اطاعتِ رسول کے بغیر مومن؟

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا

شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا  
مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝

(النساء: ۶۵)

کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک ایسا نہ  
کریں کہ اپنے تمام جھگڑوں قضیوں میں  
تمہیں اپنا حاکم بنائیں۔ پھر آپ جو بھی فیصلہ  
کردیں اُس پر ان کے دلوں میں تنگی کا ذرا بھی  
احساس نہ ہو بلکہ وہ اُس فیصلہ کو اس طرح  
تسلیم کریں جیسا کہ تسلیم کرنے کا حق ہے۔“

## ۶۴۔ قول و عمل میں فرق

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا  
تَفْعَلُونَ ۝

(الص: ۲)

۶۵۔ یہ اللہ کو نہایت ناپسند ہے  
كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا  
تَفْعَلُونَ ۝

(الص: ۳)

۶۶۔ اللہ سے محبت ہے تو رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرو  
قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي  
يُحِبِّكُمْ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ  
غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

(آل عمران: ۳۱)

۶۷۔ خدا کی معرفت حاصل کرنے کا ذریعہ تلاش کرنا  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ  
الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ  
تُفْلِحُونَ ۝

(المائدہ: ۳۵)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے  
تقویٰ اختیار کرو! اور اس تک پہنچنے کا ذریعہ  
ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جہاد کرو! تاکہ  
تم فلاح پا سکو۔“

۶۸۔ اصلی ولی: اللہ، رسول، ایمان والے

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رُكْعُونَ ﴿۵۵﴾

”بے شک تمہارے ولی اللہ، اس کا رسول ﷺ اور وہ ایمان والے ہیں جو صلوٰۃ قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور رکوع کرنے والے ہیں۔“

(المائدہ: ۵۵)

۶۹۔ مومنین آپس میں اولیاء ہیں

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿۷۱﴾

”مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے اولیاء ہیں، وہ معروف کے ساتھ حکم دیتے اور بدی سے منع کرتے ہیں اور صلوٰۃ قائم کرتے اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، وہی تو ہیں جن پر اللہ جلد رحم کرے گا، بے شک اللہ طاقتور دان ہے۔“

(التوبہ: ۷۱)

۷۰۔ کن کو دوست نہ بنائیں؟

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَأَخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَاوْلَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿۷۲﴾ قُلْ إِن كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَأَخْوَالُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرٍ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ﴿۷۳﴾

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے آباء اور اپنے بھائیوں کو اولیاء مت بناؤ اگر وہ ایمان کی نسبت کفر سے زیادہ محبت رکھتے ہوں۔ تم میں سے جو بھی انہیں اولیاء بنائیں گے وہی ظالم ہوں گے۔ کہہ دیجیے کہ اگر تمہارے آباء، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہارے ازواج، تمہارے رشتے دار، وہ مال جو تم نے کمائے ہیں، وہ تجارتیں جن میں نقصان سے تم ڈرتے ہو اور وہ مکانات جو تمہیں پسند ہیں تمہیں اللہ، اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں تو پھر انتظار

(التوبہ: ۷۲، ۷۳)

کرو تاکہ اللہ تم پر اپنا حکم صادر کر دے اور اللہ فاسق لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا۔“

۷۱۔ سب سے زیادہ محبوب، اللہ

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَندَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا إِذْ يَرُونَ الْعَذَابَ أَنَّ الْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا وَأَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ ﴿۱۶۵﴾

”اور لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں جو اللہ کے مد مقابل بناتے اور ان سے یوں محبت کرتے ہیں جیسے اللہ سے محبت کرنی چاہیے، جبکہ ایمان والے اللہ سے شدید محبت رکھتے ہیں۔ اور جنہوں نے ظلم کیا، کاش وہ عذاب اللہ شدید العذاب ﴿۱۶۵﴾

(البقرہ: ۱۶۵)

کو دیکھ سکتے جو انہوں نے دیکھا ہی ہے (تو جان لیتے) کہ بے شک تمام قوت اللہ ہی کی ہے اور یہ کہ اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔“

۷۲۔ انہیں جگری دوست مت سمجھو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بَطَانَةً مِّنْ دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ إِن كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ ﴿۱۱۸﴾

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اغیار کو جگری دوست مت بناؤ! وہ تمہاری بربادی میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھیں گے، وہ تمہاری بربادی کے خواہاں ہیں، ان کا بغض ان کے منہ سے ظاہر ہے اور جو کچھ ان کے دلوں میں مخفی ہے وہ (اس سے بھی) کہیں زیادہ ہے، یقیناً ہم تو تمہارے لیے آیات کو وضاحت سے بیان کیے دیتے ہیں اگر تم عقل سے کام لیتے ہو۔“

(ال عمران: ۱۱۸)

۷۳۔ تم پھر بھی ان سے محبت کرتے ہو

هَٰئِنتُمْ أَوْلَاءُ تُحِبُّونَهُمْ وَلَا يُحِبُّونَكُمْ

”دیکھو تو! تم ان سے محبت کرتے ہو اور وہ



۷۴۔ کہنا کچھ، کرنا کچھ: غلط عادت

(النور: ۵۰، ۴۹، ۴۸، ۴۷) و رغبت فرمانبرداری سے اس (رسول صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف بھاگے جلے آپس گئے۔ کیا ان کے

۷۵۔ قول المومنین: سمعنا واطعنا

”إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَنْ يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللَّهَ وَيَتَّقْهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ ۝“

(النور: ۵۱، ۵۲) کی “ اور یہی تو ہیں فلاح پانے والے۔ اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتا ہے اور اللہ کی خشیت اور تقویٰ اختیار کرتا ہے تو ایسے ہی لوگ تو کامیاب ہیں۔ “

۷۶۔ کی قسمیں کھا کر ایمان جتلانا

”وہ اللہ کی پکی قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر آپ انہیں حکم دیں تو وہ (فوراً) ضرور نکلیں گے، آپ کہہ دیجئے، قسمیں مت کھاؤ! (تمہاری) اطاعت جانی پہچانی ہے۔ بے شک اللہ واقف ہے اس سے جو کچھ تم کرتے ہو۔“

۷۔ رسول ﷺ کی ذمہ داری

”قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَا رَسَلْتُكُمْ فَاذْكُرُوا لَكُمْ يَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ إِنَّكُمْ كُنْتُمْ تُنذَرُونَ“

حُذِرْتُمْ وَإِنْ تُطِيعُوا نَهْتَدُوا وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿٥٣﴾

تو اس (رسول ﷺ) کے ذمے تو وہی ہے جس (فرض) کا بار اس پر ڈالا گیا ہے۔ اور تمہارے ذمے وہی کچھ ہے جس (فرض) کا بار تم پر ڈالا گیا ہے۔ پس اگر تم اس کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے۔ اور رسول ﷺ کے ذمے تو بس واضح طور پر پیغام پہنچا دینا ہی ہے۔“

#### ۷۸۔ اللہ کے دشمن

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِمُ بِالْمُودَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُمْ مِنَ الْحَقِّ يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ أَنْ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ رَبِّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ حَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي تُسْرِئُونَ إِلَيْهِمُ بِالْمُودَّةِ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ وَمَا أَعْلَنْتُمْ وَمَنْ يَفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ۝ إِنْ يَتَفَقَّهْكُمْ يَكُونُوا لَكُمْ أَعْدَاءً وَيَسْطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ وَأَلْسِنَتُهُمْ بِالسُّوءِ وَوَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ ۝ لَنْ تَنْفَعَكُمْ أَرْحَامُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَفْصَلُ بَيْنَكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو اولیاء مت بناؤ! تم انہیں دوستانہ پیغام بھیجتے ہو حالانکہ انہوں نے اس حق کا انکار کیا جو تمہارے پاس آیا۔ وہ رسول ﷺ کو اور تمہیں (محض) اس بناء پر نکالنا چاہتے ہیں کہ تم اپنے رب، اللہ پر ایمان لائے ہو۔ اگر تم میری راہ میں جہاد کے لیے اور میری رضا کی جستجو میں نکلے ہو تو ان کو خفیہ محبت نامے (کیوں؟) بھیجتے ہو، میں اُسے خوب جانتا ہوں جسے تم چھپاتے ہو اور اُسے بھی جسے تم ظاہر کرتے ہو۔ اور جو کوئی تم میں سے ایسا کرے گا تو بیشک وہ سیدھی راہ سے بھٹک گیا۔ اگر وہ تم پر قابو پالیں گے تو دشمن (ثابت) ہوں گے اور تم پر برائی کے ساتھ دست درازی اور زبان درازی کریں گے، وہ چاہتے ہیں کہ تم بھی کافر ہو جاؤ۔ تمہارے

(الممتحنہ: ۳، ۲، ۱)

رشتہ دار اور تمہاری اولادیں قیامت کے روز تمہیں کوئی نفع نہ پہنچا سکیں گی جب (اللہ) تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا، جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اسے دیکھنے والا ہے۔“

#### ۷۹۔ مغضوب علیہم سے دوستی نہ رکھو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَيسُّوا مِنَ الْآخِرَةِ كَمَا يَيسُ الْكُفَّارُ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ ۝

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ان سے دوستی مت کرو جن پر اللہ کا غضب ہوا ہے۔ یہ لوگ آخرت سے اس طرح مایوس ہو چکے ہیں جس طرح کفار اصحاب قبور سے مایوس ہیں۔“

(الممتحنہ: ۱۳)

#### ۸۰۔ یہود و نصاریٰ سے دوستی مت رکھو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فإِنَّهُ مِنْهُمْ ۝ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! یہود اور نصاریٰ کو اپنا دوست مت بناؤ! وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں، جو ان سے دوستی رکھے گا وہ انہی میں سے ہو گا۔ بیشک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔“

(المائدہ: ۵۱)

#### ۸۱۔ مومنین کے بجائے کفار کو دوست مت بناؤ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۝ أُرِيدُونَ أَنْ تَجْعَلُوا لِلَّهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا مُبِينًا ۝

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! مومنین کو چھوڑ کر کفار کو دوست مت بناؤ! کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ کو اپنے خلاف واضح دلیل فراہم کر دو؟“

(النساء: ۱۳۲)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُؤًا وَلَعِبًا مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكَافِرَ أَوْلِيَاءَ ۝

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی ان میں سے جنہوں نے تمہارے دین کو کھیل، تماشہ

وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ اتَّخَذُوا هُزُؤًا وَلَعِبًا ۚ ذَٰلِك بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ ۝

(المائدہ: ۵۷، ۵۸)

سمجھ رکھا ہے ان کو اور کفار کو دوست مت بناؤ! اور اللہ سے محتاط رہو اگر تم ایمان رکھنے والے ہو۔ اور جب تم صلوٰۃ کی طرف پکارتے ہو تو وہ اس کا ہنسی اور ٹھٹھہ بنا لیتے ہیں۔ ایسا اس لیے، کیونکہ وہ ایسی قوم ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے۔“

۸۲۔ سچے ایمان والوں کے ساتھ ہو جاؤ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ۝

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے تقویٰ اختیار کرو اور صادق الایمان (سچے) لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔“

(التوبہ: ۱۱۹)

۸۳۔ عمل صالح

مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ وَلَا يَرْغَبُوا بِأَنفُسِهِمْ عَنْ نَفْسِهِ ۚ ذَٰلِك بِأَنَّهُمْ لَا يُصِيبُهُمْ ظَمَأٌ وَلَا نَصَبٌ وَلَا فُتْرَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَطُونُ مَوْطِنًا يَغِيظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ نِيْلًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْحَسَنِينَ ۝

(التوبہ: ۱۲۰)

”اہل مدینہ اور اس کے ماحول کے اعراب والوں کے لیے مناسب نہیں کہ اللہ کے رسول سے پیچھے رہ جائیں، نہ یہ کہ اپنی جانوں کو اُس کی جان سے زیادہ عزیز رکھیں، کیونکہ جو بھی پیاس، تھکاوٹ یا بھوک کی اذیت انہیں اللہ کی راہ میں پہنچتی ہے اور جو قدم بھی وہ کفار کا غیظ و غضب کمانے کے لیے اٹھاتے ہیں اور جو (اذیت) بھی وہ کسی دشمن کے ہاتھوں اٹھاتے ہیں۔ اُس کے عوض اُن کے لیے ایک عمل صالح لکھ دیا جاتا ہے، بے شک اللہ احسان کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔“

۸۴۔ مومنین کی آزمائش یا نعمت؟

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَاءَكُمْ جُنُودٌ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا وَجُنُودًا لَّمْ تَرَوْهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ۚ إِذْ جَاءَكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ وَكُتِبَتْ بِاللَّهِ الظُّنُونُ ۚ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا شَدِيدًا ۝

(الاحزاب: ۱۰، ۱۱)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے اوپر اللہ کی وہ نعمت یاد کرو جب فوجیں تم پر چڑھتی چلی آئیں، تو ہم نے ان پر ایسی ہوائیں اور ایسے لشکر بھیجے جنہیں تم دیکھ نہ سکتے تھے اور جو کچھ تم کر رہے تھے اللہ اسے دیکھ رہا تھا۔ جب وہ تمہارے اوپر سے اور تمہارے نیچے سے چڑھتے چلے آئے، جب آنکھیں پتھرا گئیں اور کلیجے منہ کو آگئے اور تم لوگوں نے اللہ کے بارے میں طرح طرح کے گمان کرنا شروع کر دیئے۔ یوں مومنین کی آزمائش کی گئی اور انہیں پوری شدت سے ہلا ڈالا گیا۔“

۸۵۔ توکل کا فائدہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ هُمْ قَوْمٌ أَنْ يَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝

(المائدہ: ۱۱)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی وہ نعمت یاد کرو جب ایک قوم نے ارادہ کیا کہ تم پر دست درازی کرے تو اُس (اللہ) نے اُن کے ہاتھ تم سے روک دیئے، اللہ سے تقویٰ اختیار کرو! کیونکہ مومنین کو تو اسی پر توکل کرنا چاہیئے۔“

۸۶۔ امتحان ضروری ہے

أَحْسَبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ ۚ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَذِبِينَ ۝

”کیا لوگ یہ حساب کتاب لگائے بیٹھے ہیں کہ وہ (محض) یہ کہہ دینے پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ ”ہم ایمان لے تو آئے ہیں۔“ اور وہ آزمائے نہیں جائیں گے۔ حقیقت میں ہم

(العنکبوت: ۲۴) نے ان سے پہلے لوگوں کو بھی آزمایا ہے اور اللہ ان لوگوں کی بھی ضرور جانچ کرے گا جو سچے ہیں (اپنے دعویٰ ایمان میں) اور ان کی بھی جو جھوٹے (دعوے کرتے) ہیں۔“

#### ۸۷۔ اللہ اور آخرت پر ایمان

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُولَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحِهِ فَمِنْهُمْ يُدْخِلُ اللَّهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُولَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝

(المجادلہ: ۲۲)

”جو لوگ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں، آپ ﷺ انہیں ان لوگوں سے دوستی کرتے ہوئے نہ دیکھیں گے جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں خواہ وہ ان کے آباء یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ وہ ہی تو ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان لکھ دیا اور اپنی روح سے ان کی تائید کی ہے، وہ انہیں ایسی جنتوں (باغوں) میں داخل کریگا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ وہی تو اللہ کا گروہ (حزب اللہ) ہیں۔ خوب جان لو کہ بلاشبہ اللہ کا گروہ ہی فلاح پانے والا ہے۔“

#### ۸۸۔ مومنات کا امتحان

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمْ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَأَمْتَحِنُوهُنَّ ۚ اللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِنَّ ۚ فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ

وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ ۚ وَأَتَوْهُنَّ مِمَّا أَنْفَقُوا ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أَجُورَهُنَّ ۚ وَلَا تُسْأَلُوا بِعَصِمِ الْكَوَافِرِ ۚ وَأَسْأَلُوا مِمَّا أَنْفَقْتُمْ وَلَيْسَ أَسْأَلُوا مِمَّا أَنْفَقُوا ۚ ذَلِكُمْ حُكْمُ اللَّهِ بِحُكْمٍ بَيْنَكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝

(الممتحنہ: ۱۰)

کہ وہ (واقعی) مومنات ہیں تو انہیں کفار کی جانب مت لوٹاؤ (کیونکہ) وہ ان (کفار مردوں) کے لیے حلال نہیں ہیں اور نہ ہی وہ (کفار مرد) ان کے لیے حلال ہیں۔ پس جو کچھ ان (کفار) نے ان (مومنات) پر خرچ کیا ہے انہیں (واپس) دے دو۔ پھر تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم ان (مومنات) کا مہر ادا کر کے ان سے نکاح کر لو۔ لیکن کفار عورتوں کو اپنے نکاح میں مت روکے رکھو۔ جو کچھ تم نے (ان عورتوں پر) خرچ کیا ہے (ان سے) مانگ لو اور وہ (کفار مرد) بھی (تم سے وہ کچھ) مانگ لیں جو انہوں نے ان (مومنات) پر خرچ کیا ہو۔ یہ تمہارے لیے اللہ کا حکم ہے، وہ یہی فیصلہ دیتا ہے اور اللہ جاننے والا صاحب حکمت ہے۔“

#### ۸۹۔ جو جھل کیوں ہو گئے؟

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمْ انْفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَتَاكَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ ۚ أَرْضِيْتُمْ بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ ۚ إِلَّا تَتَوَفَّوْا يُعَذِّبُكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۚ وَيَسْتَبْدِلُ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَعْرِفُوهُمْ شَيْئًا ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

(التوبہ: ۳۸، ۳۹)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تمہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں نکلو تو تم زمین پر جو جھل ہو جاتے ہو؟ کیا تم آخرت کی بجائے اس زندگی پر راضی ہو گئے ہو؟ آخرت کی نسبت اس زندگی کی پونجی تو کچھ بھی نہیں سوائے تھوڑی سی کے۔ اگر تم (جہاد کے لیے) نہیں نکلو گے تو وہ تمہیں دردناک عذاب دے گا اور تمہاری جگہ کوئی

اَحْسَاسُ ہونا چاہئے اور خوب جان لو کہ اللہ  
(التوبہ: ۱۲۳) متقین کے ساتھ ہے۔“

۹۲۔ اللہ کے مددگار بنو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَصْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِحَوَارِيَّتِهِ مَنْ أَنصَارِي إِلَى اللّٰهِ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَصْصَارُ اللّٰهِ فَأَمْنَتْ طَآئِفَةٌ مِّنْ بَنِي إِسْرَآئِيلَ وَكَفَرَتْ طَآئِفَةٌ فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَىٰ عَدُوِّهِمْ فَأَصْبَحُوا ظَٰهِرِينَ ۝

(الصّف: ۱۴)

والے گروہ کی تائید و حمایت کی اور نتیجتاً وہ اپنے دشمنوں پر غالب آ گئے۔“

۹۳۔ محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں

”محمّد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، وہ تو اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! کثرت سے اللہ کا ذکر کیا کرو۔ اور صبح شام اُس کی تسبیح کیا کرو۔ وہ اور اس کے ملائکہ تم پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں تاکہ تمہیں تاریکیوں سے نکال کر نور میں لے آئیں۔ وہ مومنین کے ساتھ بہت رحیم ہے۔“

(الاحزاب: ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳)

۹۴۔ صلوٰۃ ہی نہیں، تسلیم بھی

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۖ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

## ۹۱۔ قریب والوں کے ساتھ قتال

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُمْ  
مِنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلَظَةً وَعَلِمُوا  
أَنَّ لَهُمْ لَكُمْ سُلْحَاتٌ مِمَّا قَاتَلُوا بِهَا  
أَنَّهُمْ قَاتِلُوا الَّذِينَ قَاتَلُوا بِهَا  
أَنَّهُمْ قَاتِلُوا الَّذِينَ قَاتَلُوا بِهَا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا ۖ وَسَلِّمُوا ۖ وَسَلِّمُوا ۖ  
آپ ﷺ پر اسی طرح صلوٰۃ بھیجو اور پوری  
طرح تسلیم کا حق ادا کرو۔“ (الاحزاب: ۵۶)

۹۵۔ اللہ اور رسول ﷺ کو اذیت پہنچانے والوں کا انجام

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ۖ  
”جو لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اذیت دیتے ہیں اللہ نے دنیا اور آخرت میں اُن پر لعنت بھیج رکھی ہے اور اُن کے لیے  
(الاحزاب: ۵۷) ایک رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے۔“

۹۶۔ پیش قدمی مت کرو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْدِمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۖ  
”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے سامنے پیش قدمی مت کرو اور اللہ سے محتاط رہو! بیشک اللہ سننے والا علم والا ہے۔“ (المحجرات: ۱)

۹۷۔ اعمال ضائع نہ کرو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ ۚ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَفْعَلُونَ ۚ  
”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنی آوازوں کو نبی ﷺ کی آواز سے بلند مت کرو! اور نہ ہی اس انداز میں اُن سے مخاطب ہو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کو مخاطب کرتے ہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے تمام اعمال ضبط (ضائع) ہو جائیں اور تمہیں اس کا شعور تک نہ ہو۔ جو لوگ اپنی آوازوں کو رسول اللہ کے حضور دھیمے رکھتے ہیں اللہ نے اُن کے قلوب کو تقویٰ  
(المحجرات: ۲، ۳، ۴)

کے لیے پرکھ لیا ہے، ان لوگوں کے لیے مغفرت اور اجر عظیم ہے۔ جو لوگ آپ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں بلاشبہ ان کی اکثریت عقل سے عاری ہے۔“

۹۸۔ صبر بہتر ہے

وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۖ  
”اگر وہ اس وقت تک ذرا صبر کر لیتے جب آپ خود اُن کے سامنے آتے تو ان کے لیے بہت اچھا ہوتا اور اللہ بڑا بخشنے والا رحیم ہے۔“ (المحجرات: ۵)

۹۹۔ معصیت رسول میں نجوی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْأَلْسِنَةِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ وَتَنَاجَوْا بِالْأَلْسِنَةِ وَالْتَّقْوَى ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۖ  
”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم جب بھی سرگوشی کرو تو گناہ، سرکشی اور معصیت رسول ﷺ میں مت کرو! سرگوشی کرنی ہی ہے تو نیکی اور تقویٰ کے ساتھ کرو اور اللہ سے تقویٰ اختیار کرو جس کی طرف تم اکٹھے کیے جاؤ گے۔“ (المجادلہ: ۹)

۱۰۰۔ نجوے کا منع

إِنَّمَا النَّجْوَى مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزَنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيْسَ بِضَأَرِهِمْ شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۖ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۖ  
”بیشک سرگوشیاں شیطان کی طرف سے ہوتی ہیں تاکہ وہ ایمان والوں کو رنجیدہ کر سکے۔ لیکن وہ انہیں اللہ کے حکم کے بغیر ذرا بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور مومنین تو بس اللہ پر ہی توکل کرتے ہیں۔“ (المجادلہ: ۱۰)

۱۰۱۔ مجلس میں فراخی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَقَسَّحُوا ۖ  
”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تمہیں

فِي الْمَجْلِسِ فَأَسْعَوْا يَفْسَحَ اللَّهُ لَكُمْ ۖ وَإِذَا قِيلَ انشُرُوا فَانْشُرُوا يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ ۖ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝

(المجادلہ: ۱۱)

ایمان لائے ہیں اور جنہیں علم دیا گیا ہے اللہ اُن کے درجات بلند کرے گا، وہ اللہ تمہارے اعمال سے پوری طرح خبر دار ہے۔“

#### ۱۰۲۔ مشورے سے پہلے صدقہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ جُحُودِكُمْ صَدَقَةً ۚ ذَلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَأَظْهَرُ ۚ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

(المجادلہ: ۱۲)

۱۰۳۔ کثرت سے ذکر کرو  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقَيْتُمْ وَفَّةً فَأَنْبِتُوا ۚ وَادْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تمہاری مڈ بھیڑ کسی گروہ سے ہو جائے تو ثابت قدم رہو اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرو تاکہ تم فلاح پاسکو۔“

#### ۱۰۴۔ اطاعت کرو، تنازعہ نہ کرو

وَاطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ۚ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطْرًا وَرِيَآءَ النَّاسِ

”اور اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول ﷺ کی اور آپس میں تنازعہ مت کرو! ورنہ تم ہمت ہار دو گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی، پس صبر کرو! بے شک اللہ

وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝

(الانفال: ۴۶، ۴۷)

صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ تم ان لوگوں کی مانند مت ہو جانا جو اتراتے ہوئے، لوگوں کے سامنے دکھاوا کرتے ہوئے اور اللہ کی سبیل سے روکتے ہوئے گھروں سے نکلے، اللہ اُن کے اعمال کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔“

#### ۱۰۵۔ ثابت قدمی اور پسپائی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقَيْتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا زَحَفًا فَلَا تُولُوهُمْ إِلَّا دُبْرًا ۚ إِلَّا مَتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَىٰ فِتْنَةٍ ۚ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ ۚ وَمَا وَدَّ جَهَنَّمُ ۚ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُمْ ۚ وَمَا رَمَيْتُمْ إِذْ رَمَيْتُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ بَلَاءً حَسَنًا ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝

(الانفال: ۱۵، ۱۶، ۱۷)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب کفر کرنے والوں سے تمہارا سامنا ہو تو اُن کو پشت مت دکھا جانا! جو کوئی اُن کو پشت دکھائے گا سوائے اس کے کہ جنگی چال ہو یا کوئی کسی پلاٹوں سے جاننے کے لیے پسپا ہوا ہو۔ تو اللہ اُس پر اپنا غضب مسلط کر دے گا اور اُس کا ٹھکانہ جہنم ہو گا جو بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔ تم نے انہیں قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے انہیں قتل کیا، جب تم نے تیر چلایا تو تم نے نہیں، اللہ نے تیر چلایا تاکہ ایک اچھی ابتلاء (آزمائش) کے ذریعے مومنین کا امتحان لیا جائے۔ بے شک اللہ سننے والے ہے۔“

#### ۱۰۶۔ حسرت کی باتیں مت کرو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ كَفَرُوا وَقَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ إِذَا ضَرَبُوا فِي الْأَرْضِ أَوْ كَانُوا غُزًى لَّوْ كَانُوا عِنْدَنَا مَا مَاتُوا وَمَا قُتِلُوا ۚ لِيَجْعَلَ اللَّهُ ذَلِكَ حَسْرَةً فِي قُلُوبِهِمْ ۚ وَاللَّهُ يُخَيِّ وَيُيْتِ ۚ وَاللَّهُ بِمَا

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اُن کی طرح مت ہو جانا جنہوں نے کفر اختیار کیا اور اپنے اُن بھائیوں کے بارے میں جنہوں نے زمین میں سفر کیا یا کسی غزوے میں حصہ لیا، یہ کہا کہ ”اگر وہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے نہ قتل

تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ۝ وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِنَ اللَّهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ ۝ وَلَئِنْ مِتُّمْ أَوْ قُتِلْتُمْ لَا إِلَى اللَّهِ تُحْشَرُونَ ۝

ہوتے۔“ ان کے ایسا کہنے سے اللہ ان کی بات کو ان کے دلوں کی حسرت بنا دیتا ہے۔ وہ اللہ ہی توحیات اور موت دیتا ہے، وہ اللہ دیکھ رہا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔ اگر تم اللہ کی راہ میں قتل ہو جاؤ یا مر جاؤ تو اللہ کی طرف سے مغفرت اور رحمت، اس سے تو کہیں زیادہ بہتر ہے جو تم جمع کرتے ہو۔ اگر تم مر گئے یا قتل ہو گئے تو آخر کار تمہیں جمع تو اللہ کے پاس ہی ہونا ہے۔“

(ال عمران: ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸)

۱۰۷۔ اللہ اور رسول ﷺ کی پکار پر لبیک کہو جو تمہیں زندگی دیتا ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَهُ الْغُحْشُونَ ۝

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! غور سے سنو، اللہ اور رسول کا حکم بجا لاؤ جب وہ تمہیں اُس چیز کی طرف بلاتا ہے جو تمہارے لیے حیات بخش ہے اور خوب جان لو کہ بے شک اللہ انسان اور اُس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور بے شک تم اُسی کی طرف اکٹھے کئے جاؤ گے۔“

(ال انفال: ۲۴)

۱۰۸۔ اس فتنے سے بچو

وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝

”اور اُس فتنے (آزمائش) سے تقویٰ اختیار کرو! (مخاطب رہو) جو صرف انہی پر نہیں پڑے گا جو تم میں سے ظالم (ignore) کرنے والے ہیں، خوب جان لو کہ بے شک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔“

(ال انفال: ۲۵)

۱۰۹۔ نصرت اور طیب رزق

وَاذْكُرُوا إِذْ أَنْتُمْ قَلِيلٌ مُسْتَضْعَفُونَ فِي

”اور یاد کرو جب تم زمین میں قلیل اور کمزور

الْأَرْضِ تَخَافُونَ أَنْ يَخْطِفَكُمْ النَّاسُ فَأُولَئِكَمُ وَإِلَيْكُمْ يَنْصَرُّ وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝

اور ڈرتے تھے کہیں لوگ تمہیں اچک نہ لیں، ایسے میں اُس نے تمہیں پناہ دی، اپنی نصرت سے تمہاری مدد کی اور تمہیں پاک و پاکیزہ رزق عطا کیا تاکہ تم شکر گزار بن سکو۔“

(ال انفال: ۲۶)

۱۱۰۔ اللہ اور رسول ﷺ سے خیانت نہیں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمْنِيَّتَكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور رسول ﷺ کے ساتھ خیانت مت کرو! نہ ہی تم اپنی امانتوں میں جانے بوجھتے خیانت کرو۔“

(ال انفال: ۲۷)

۱۱۱۔ آزمائش

وَاعْلَمُوا أَنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَأَنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝

”خوب اچھی طرح جان لو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد میں آزمائش ہے۔ جبکہ اللہ کے پاس اجرِ عظیم ہے۔“

(ال انفال: ۲۸)

۱۱۲۔ فرقان

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اگر تم اللہ سے تقویٰ اختیار کرو گے تو وہ تمہیں فرقان (نیک و بد میں تمیز) عطا کرے گا، تمہاری برائیاں تم سے دور کر دے گا اور تمہیں بخش دے گا۔ وہ اللہ بہت بڑا صاحبِ فضل ہے۔“

(ال انفال: ۲۹)

۱۱۳۔ خود کو اور گھر والوں کو بچاؤ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! خود اپنے (نفوس) کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں



اَمْرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ﴿٦٠﴾ اور جس پر نہایت تند خو اور سخت مزاج ملائکہ مامور ہیں جو اللہ کے کسی حکم کی جو وہ انہیں دیتا ہے نافرمانی نہیں کرتے۔ انہیں جیسا حکم دیا جاتا ہے وہ بجالاتے ہیں۔“

### ۱۱۴۔ گھر والوں کو صلوٰۃ کا حکم دو

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَى ﴿١٣٢﴾ ”اپنے اہل و عیال کو صلوٰۃ کا حکم دو اور اس میں ثابت قدمی دکھاؤ! ہم تم سے رزق نہیں مانگتے، ہم تو تمہیں رزق دیتے ہیں اور عاقبت (اچھا انجام) تو صرف تقویٰ (پرہیز گاری) سے ہی ہے۔“

### ۱۱۵۔ خواہشات کی محبت

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْأَحْرَبِ ﴿١٣٣﴾ ”لوگوں کی نظر میں خواہشات کی محبت مزین کر دی گئی ہے۔ عورتوں کی، بیٹوں کی، سونے چاندی کے ڈھیروں کی، نشان زدہ گھوڑوں (سوار یوں) کی، مویشیوں کی اور کھیتوں کی۔ یہ چیزیں تو دنیاوی زندگی کی پونجی ہیں جبکہ بہترین ٹھکانہ تو اللہ ہی کے پاس ہے۔“

### ۱۱۶۔ ادھار لین دین

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدِينٍ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوهُ وَلْيَكُنْ بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ أَنْ يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللَّهُ فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ وَلَا يَبْخَسْ

مِنْهُ شَيْئًا فَإِنْ كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لَا يَسْتَفِهُهُ أَنْ يُمْلَئْهُ فَلَئِمْلُ وَلِيَّهِ بِالْعَدْلِ وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رَجَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا وَلَا تَسْمُوا أَنْ تَكْتُبُوهُ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَى آجِلٍ ذَلِكُمْ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنَىٰ أَلَّا تَرْتَابُوا إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوهَا وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ وَلَا بُضَاءَ كَاتِبٍ وَلَا شَهِيدٌ وَإِنْ تَفَعَّلُوا فَإِنَّهُ فُسُوقٌ بِكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَيَعْلَمَكُمُ اللَّهُ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٢٨٢﴾

(البقرہ: ۲۸۲)

سکھلایا ہے اس طرح لکھے اور (مقروض) جس پر حق ہے وہ املا کروائے۔ اور اُس اللہ کا تقویٰ اختیار کرے جو اُس کا رب ہے اور فریقین کے حق حقوق میں کسی قسم کی کمی کوتاہی نہ کرے۔ اور اگر (مقروض) جس پر حق ہے احمق یا ضعیف ہو یا اس لائق نہ ہو کہ لکھوا سکے تو اس کا سرپرست انصاف کیساتھ لکھوادے اور اپنے مردوں میں سے دو افراد کو (اس موقع پر) گواہ بنالو اور اگر دو مرد میسر نہ ہوں تو ایک مرد اور دولہی عورتوں کو گواہ بنالو جنہیں تم اس کام کے لیے مناسب سمجھو تاکہ اگر ان میں سے ایک بھول جائے تو دوسری یاد دلا سکے اور جب گواہ (شہادت کے لیے) بلائے جائیں تو انہیں انکار نہ کرنا چاہیے اور تم کوئی چھوٹی یا بڑی بات لکھنے میں تساہل مت کرو۔ یہ طریقہ اللہ کے نزدیک زیادہ مبنی بر انصاف اور شہادت کے لیے زیادہ معتبر ہے، اس طرح زیادہ امکان ہے کہ تم شک میں مبتلا نہ ہو سکو، ہاں اگر سودا دست بدست ہو جو تمہارے مابین طے ہو چکا ہو اس صورت میں تم اُسے لکھنا نہ چاہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں اور جب تم سودا طے کرو تو (اُس پر) گواہ مقرر کر لیا کرو۔ اور کاتب اور گواہ کو ضرر نہ پہنچایا جائے، اگر تم ایسا کرو گے تو بے شک یہ تمہاری جانب سے نافرمانی (شمار) ہوگی، اُس اللہ سے تقویٰ اختیار کرو جو اللہ تمہیں علم دیتا ہے، وہ اللہ ہر شے کا جاننے والا ہے۔“

## ۱۱۷۔ دو گنا چو گنا ربو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ مَظْهَرًا ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ (سود/بڑھوتری) نہ کھاؤ اور اللہ سے تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم فلاح پاسکو۔“ (آل عمران: ۱۳۰)

## ۱۱۸۔ یہ کون ہیں؟

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لِيَآكُلُوا أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْباطِلِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يَنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ فَبِئْسَ لَهُم بِعْدَابِ أَلِيمٌ ۝ (البقرہ: ۲۴۴)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! حقیقت میں والہبائے دنیا کی اکثریت اور رهبان لوگوں کا مال بالباطل (غیر حق) کھا جاتے ہیں اور (انہیں) اللہ کی راہ سے روکتے ہیں، یہ لوگ جو سونے اور چاندی کو خزانہ (جمع) کرتے ہیں اور اُسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی بشارت دے دیجئے۔“

## ۱۱۹۔ خراب چیز مت دو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ ۖ وَلَا تَبْمِهُوا الْخَيْثُ مِنْهُ تَنْفِقُونَ وَلَسْتُمْ بِآخِذِيهِ إِلَّا أَنْ تُغْنِصُوا فِيهِ ۖ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَمِيدٌ ۝ (البقرہ: ۲۶۷)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنی کمائیوں میں سے اور ان چیزوں میں سے جو ہم نے زمین سے تمہارے لیے نکالی ہیں، صاف سٹری (حلال) چیزیں خرچ کرو اور خرچ کرتے وقت (ایسی) خراب چیز (دینے) کا ارادہ نہ کرو جسے تم خود خوشدلی سے لینا پسند نہ کرو اور خوب جان لو کہ اللہ بے نیاز، لائق حمد ہے۔“

## ۱۲۰۔ شیطان کے ہتھیار: فقر اور فحاشی

الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُم بِالْفَحْشَاءِ ۗ وَاللَّهُ يَعِدُكُم مَّغْفِرَةً ۖ إِنَّ اللَّهَ عَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ (البقرہ: ۲۶۸)

”شیطان تمہیں تنگدستی سے ڈراتا اور تمہیں بالفحشاء (غیر حلال) کا حکم دیتا ہے، جبکہ اللہ تم سے اپنی

وَفَضْلًا ۖ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝ (البقرہ: ۲۶۸)

مغفرت اور فضل کا وعدہ کرتا ہے اور اللہ بہت وسیع علم والا ہے۔“

## ۱۲۱۔ پاکیزہ چیزوں کا استعمال

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْزَمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ۝ وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ ۝ (المائدہ: ۸۷، ۸۸)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اُن پاک اور پاکیزہ چیزوں کو جنہیں اللہ نے تمہارے لیے حلال قرار دیا ہے، حرام قرار مت دو اور حد سے تجاوز مت کرو! بے شک اللہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور اللہ نے تمہیں جو حلال اور پاکیزہ رزق عطا کیا ہے اسے استعمال کرو! اور اُس اللہ سے تقویٰ اختیار کیے رہو جس کے (اس کتاب کے ساتھ) تم مومن ہو۔“

## ۱۲۲۔ حلال

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقَكُمُ ۖ وَأَشْكُرُوا لِلَّهِ ۚ إِنَّ كُنتُمْ إِتَّاءَةً تَعْبُدُونَ ۝ (البقرہ: ۱۷۲)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ان حلال چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں رزق کے طور پر عطا کی ہیں اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم صرف اسی کی عبادت کرتے (احکام بجالاتے) ہو۔“

## ۱۲۳۔ اضطراب کی حالت میں

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَكَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمِمَّا أَهْلًا بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ ۚ فَمَنْ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ (البقرہ: ۱۷۳)

”بے شک اس نے تم پر مردار، خون، سور کا گوشت، وہ جس پر غیر اللہ کا نام لیا گیا ہو حرام کر دیا ہے۔ البتہ جو مجبور ہو اور سرکشی اور زیادتی کی نیت کے بغیر (انہیں استعمال

(البقرہ: ۱۷۳) کرے) اُس پر کوئی گناہ نہیں، بے شک اللہ بخشنے والا رحیم ہے۔“

۱۲۴۔ وہ دن آنے سے پہلے خرچ کرو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِمَّا قَبْلُ أَنْ يَأْتِيَنَّكُمْ يَوْمٌ لَا يَبِيعُ فِيهِ وَلَا خَلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿۲۵۴﴾ (البقرہ: ۲۵۴)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اُس رزق میں سے جو ہم نے تم کو عطا کیا ہے، خرچ کرو اُس دن کے آنے سے پہلے جس میں نہ کوئی خرید و فروخت ہوگی، نہ کوئی دوستی اور سفارش کام آئے گی اور انکار کرنے والے ہی تو (اصل میں) ظالم ہیں۔“

۱۲۵۔ نیکی کو کیسے پاؤ گے؟

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ ۚ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ﴿۹۲﴾ (ال عمران: ۹۲)

”تم ہر گز نیکی کو نہیں پاسکتے جب تک تم اس شے میں سے خرچ نہ کرو جو تمہیں محبوب ہے اور جو کچھ بھی کسی چیز میں سے تم خرچ کرتے ہو، اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔“

۱۲۶۔ مخفی اور اعلانیہ خرچ

إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرِجُونَ جِزَاءً لَنْ تَبُورَ ﴿۲۹﴾ (فاطر: ۲۹)

”تحقیق جو لوگ اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں اور صلوٰۃ قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے مخفی اور اعلانیہ طور پر خرچ کرتے ہیں، امید رکھتے ہیں ایسی تجارت کی جس میں ہر گز گھانا نہیں ہو سکتا۔“

۱۲۷۔ وہ پورا بدلہ دیتا ہے

قُلْ إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَهُ ۖ وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ

فَهُوَ بِخِلْفَةٍ ۖ وَهُوَ خَيْرُ الرَّزَاقِينَ ﴿۳۹﴾ (الباق: ۳۹)

رزق میں فراخی کر دیتا ہے اور جس کے لیے (چاہتا ہے) تنگی کر دیتا ہے اور جو کچھ بھی تم خرچ کرتے ہو اس کے بدلے میں اور دے دیتا ہے اور وہ سب سے بہترین رزق دینے والا ہے۔“

۱۲۸۔ حسب استطاعت انفاق کرو

لِيُنْفِقُ ذُو سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهِ ۖ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنْفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ ۚ لَا يَكْفُلُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مِمَّا آتَاهَا ۚ سَيَجْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا ۚ (الطلاق: ۷)

”پس چاہئے کہ صاحب وسعت اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرے اور جسے روزی میں تنگی ہو تو وہ اُس کے مطابق خرچ کرے جو اللہ نے اُسے عطا کیا ہے۔ اللہ کسی نفس کو تکلیف نہیں دیتا مگر اُس کے مطابق جو اس نے اُسے عطا کیا ہے، عنقریب اللہ تنگدستی کے بعد فراغت پیدا کر دیگا۔“

۱۲۹۔ دوڑو! جلدی کرو!

وَسَارِعُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمُوتُ وَالْأَرْضُ ۚ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ ﴿۱۳۳﴾ (ال عمران: ۱۳۳)

”اور دوڑو اپنے رب کی مغفرت اور اس جنت کی طرف جس کی وسعت آسمانوں اور زمین جیسی ہے جو متقین کے واسطے تیار کی گئی ہے۔“

۱۳۰۔ اللہ محسنین سے محبت کرتا ہے

الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاطِلِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّكَاسِ ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْهٰحْسِنِينَ ﴿۱۳۴﴾ (ال عمران: ۱۳۴)

”جو فراخ دستی اور تنگ دستی میں خرچ کرتے ہیں، غصہ کو پی جانے والے ہیں اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں اور اللہ (ایسے) احسان کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔“

۱۳۱۔ سات سو گنا بڑھوتری

مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ

اللَّهُ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلٍ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ وَاللَّهُ يُضْعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ مَا أَنْفَقُوا مَتًّا وَلَا أَذًى ۖ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝

(البقرہ: ۲۶۱، ۲۶۲)

انہوں نے خرچ کیا، نہ تو اس کا احسان جتاتے ہیں اور نہ اذیت پہنچاتے ہیں۔ ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے، اُن پر نہ تو کوئی خوف ہو گا اور نہ ہی حُزن و ملال ہو گا۔“

۱۳۲۔ خوش گفتاری اور درگزر بھی صدقہ ہے

قَوْلٌ مَعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَتَّبِعُهَا أَذًى ۖ وَاللَّهُ غَفِيْرٌ حَلِيْمٌ ۝ کہیں بہتر ہے جس کے بعد اذیت رسانی ہو اور اللہ بے نیاز صاحبِ حلم ہے۔“ (البقرہ: ۲۶۳)

۱۳۳۔ ازواج اور اولاد سے ہوشیار رہو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنِّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ ۚ وَإِنْ تَعَفَّوْا وَتَصَفَّحُوا وَتَغْفِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ إِنَّهَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۖ وَاللَّهُ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝

(التغابن: ۱۴، ۱۵)

اور تمہاری اولاد تو بس ایک آزمائش ہی ہیں اور اجرِ عظیم تو اللہ کے پاس ہی ہے۔“

۱۳۴۔ کہیں یہ تمہیں غافل نہ کر دیں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ ۚ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخٰسِرُونَ ۝ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقَكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ ۖ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيْبٍ ۖ فَاصْدَقْ ۖ وَأَكُنْ مِنَ الصَّٰلِحِيْنَ ۝

(المنافقون: ۹، ۱۰)

آ حاضر ہو اور پھر وہ کہنا شروع کر دے کہ اے میرے رب! اگر تو میری اجل میں تھوڑی تاخیر کر دے تو میں بہت صدقہ (خیرات) کر کے صالحین میں سے ہو جاؤں گا۔“

۱۳۵۔ غنیمت کا پانچواں حصہ

وَأَعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۚ إِن كُنْتُمْ آمَنْتُمْ بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ التَّلَاقِ الْجُمُعِ ۖ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

(الانفال: ۴۱)

لیے ہے اور اللہ ہر شے پر قادر ہے۔“

۱۳۶۔ کہاں کہاں خرچ کرنا ہے؟

يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ ۖ قُلْ مَا أَنْفَقْتُ مِنْ خَيْرٍ فَلِلَّوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِيْنَ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۖ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيْمٌ ۝

”وہ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ کیا خرچ کریں؟ کہہ دیجیے کہ خیر (اموال) میں سے جو کچھ بھی تم خرچ کرتے ہو۔ والدین، قریبی رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں

(البقرہ: ۲۱۵) کے لیے ہے اور جو نیک عمل بھی تم کرتے ہو بے شک اللہ اس سے واقف ہے۔“

### ۱۳۷۔ حقیقی فقراء کون ہیں؟

لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيمَاهُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِحْقَاطًا وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ الَّذِينَ يَنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (البقرہ: ۲۷۳، ۲۷۴)

”(خیرات) ان فقراء، حاجت مندوں کے لیے ہے جو اللہ کی راہ میں ایسے گھر گئے کہ زمین میں دوڑ دھوپ نہیں کر سکتے، ان کی خودداری کے سبب جاہل انہیں غنی گمان کرتے ہیں، تو انہیں ان کی پیشانیوں سے پہچان لے گا، وہ لوگوں سے لپٹ کر نہیں مانگتے اور جو کچھ بھی خیر تم خرچ کرتے ہو بے شک اللہ اسے جانتا ہے۔ جو لوگ رات دن، اعلانیہ و خفیہ اپنے اموال خرچ کرتے ہیں ان کے لیے ان کے رب کے پاس ان کا اجر ہے، انہیں نہ کوئی خوف ہو گا نہ حزن و ملال ہو گا۔“

### ۱۳۸۔ انفال: اضافی خرچ

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْإِنْفَالِ قُلِ الْإِنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ فَأَتَقُوا اللَّهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ (الانفال: ۱)

”وہ آپ ﷺ سے ”انفال“ کے متعلق سوال کرتے ہیں، کہہ دیجیے کہ اضافی مال اللہ اور رسول ﷺ کے لیے ہے، پس اللہ سے تقویٰ اختیار کرو اور آپس میں صلح صفائی رکھو! اگر تم مومن ہو تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو۔“

### ۱۳۹۔ مومنین کی پہچان

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ

قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ (الانفال: ۲)

”اسانے جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل لرز جاتے ہیں اور جب ان پر اس کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو وہ ان کے ایمان میں اضافہ کر دیتی ہیں، یہ لوگ اپنے رب پر ہی توکل کرتے ہیں۔ یہ لوگ صلوٰۃ قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو رزق دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔“

### ۱۴۰۔ بھرپور تیاری

وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُزْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخِرِينَ مِنْ دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تُظْلَمُونَ وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلَامِ فَاجْعَلْ لَهَا تَوَكُّلًا عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (الانفال: ۶۰، ۶۱)

”اور تیار رکھو جس قدر قوت تم بہم پہنچا سکتے ہو اور جس قدر گھوڑوں کے رسالے مہیا کر سکتے ہو تاکہ تم اس سے اللہ کے اور اپنے دشمنوں کو خوفزدہ کر سکو اور ان کے علاوہ دوسروں کو بھی جنہیں تم نہیں جانتے مگر اللہ جانتا ہے، جو کچھ بھی تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے تمہیں اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور تم سے ذرا بھی نا انصافی نہیں کی جائے گی۔ اگر وہ صلح کی طرف مائل ہوں تو تم بھی اُس کی طرف مائل ہو جاؤ اور اللہ پر توکل کرو! بے شک وہ سننے والا علم رکھنے والا ہے۔“

### ۱۴۱۔ اللہ ہی کافی ہے

وَإِنْ يُرِيدُوا أَنْ يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ اللَّهُ هُوَ الَّذِي أَيْدَكَ بِنَصْرِهِ وَالْمُؤْمِنِينَ ۖ وَاللَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَلْفَتَ بَيْنَ

”اگر وہ تجھے دھوکہ دینے کا ارادہ کریں گے تو بے شک تیرے لیے اللہ ہی کافی ہے، وہ وہی ہے جس نے تیری مدد اپنی نصرت سے اور مومنین سے کی۔ اور ان کے قلب باہم

قُلُوبِهِمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ أَلْفَ بَيْنَهُمْ ط إِنَّهُ عَزِيزٌ  
حَكِيمٌ ۝ يَأْتِيهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ  
اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ (الأنفال: ۶۲، ۶۳، ۶۴)

ملا دیئے، تم اگر زمین میں جو کچھ بھی ہے  
سب خرچ کر ڈالتے تب بھی ان کے قلوب  
کو باہم نہ ملا سکتے، تاہم اللہ نے ان کے مابین  
آلفت پیدا کر دی، بے شک وہ طاقتور  
صاحب حکمت ہے۔ اے نبی! اللہ تیرے  
لیے اور اُن مومنین کے لیے کافی ہے جو  
تیری پیروی کرتے ہیں۔“

### ۱۴۲۔ خرچ کرنے کی دعوت یا اعزاز؟

إِنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهُوَ ط وَإِنْ تُؤْمِنُوا  
وَتَتَّقُوا يُؤْتِكُمْ أَجْرَكُمْ وَلَا يَسْأَلْكُمْ  
أَمْوَالَكُمْ ۝ إِنْ يَسْأَلْكُمْ فَيَخْفِكُمْ تَبَخَّلُوا  
وَيُخْرِجْ أَصْغَانَكُمْ ۝ هَآئِنْتُمْ هَآؤُلَاءِ تُدْعَوْنَ  
لِتَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمِنْكُمْ مَنْ يَبْخَلُ ۚ  
وَمَنْ يَبْخَلْ فَإِنَّمَا يَخْشَىٰ لِنَفْسِهِ ط وَاللَّهُ  
الْغَنِيُّ وَأَنْتُمْ الْفُقَرَاءُ ۚ وَإِنْ تَتَوَكَّلُوا  
يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا  
أَمْثَلَكُمْ ۝

”اور یہ دنیاوی زندگی تو سوائے کھیل تماشے  
کے اور ہے ہی کیا؟ اگر تم ایمان لاؤ اور تقویٰ  
اعتیار کرو تو وہ تمہارے اعمال کا اجر دے گا  
اور تم سے تمہارے اموال کا سوال نہیں  
کرے گا۔ اگر وہ تم سے ان (اموال) کا  
سوال کرے گا تو بالامرار کرے گا۔ تب تم  
بخل کرو گے اور وہ تمہارے اندر کی گندگیوں  
کو ظاہر کر کے رہے گا۔ دیکھو! تم لوگ تو وہ  
ہو کہ تمہیں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی

(محمد: ۳۶، ۳۷، ۳۸)

دعوت دی جا رہی ہے، اب تم میں سے ایسے  
بھی ہیں جو بخل کرنے لگتے ہیں۔ پس جس  
کسی نے بخل کیا اُس نے اپنے ہی نفس کے  
ساتھ بخل کیا۔ اللہ تو غنی ہے، تم محتاج ہو۔  
اگر تم روگردانی کرو گے تو وہ تمہارے بدلے  
دوسرے لوگ لے آئے گا جو تم جیسے نہیں  
ہوں گے۔“

### ۱۴۳۔ خرچ کو جرمانہ سمجھنے والے

وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَنْ يَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا  
وَيَكْرَهُهُ بِكُمُ الدَّوَابُّ ط عَلَيْهِمْ دَآِِرَةُ  
السَّوْءِ ط وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ (التوبہ: ۹۸)

”اور اعرابوں میں سے ایسے بھی ہیں جو اُس  
کو جو کچھ وہ خرچ کرتے ہیں، جرمانہ خیال  
کرتے ہیں اور منتظر رہتے ہیں کہ تمہیں  
گردش زمانہ آئے، اُن پر بد حالی کا دائرہ تنگ  
ہے اور اللہ سننے والا علم رکھنے والا ہے۔“

### ۱۴۴۔ خرچ: قربت کا ذریعہ

وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ  
الْآخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرْبًا عِنْدَ اللَّهِ  
وَصَلَوَاتُ الرَّسُولِ ط أَلَا إِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ط  
سَيُدْخِلُهُمُ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ ط إِنَّ اللَّهَ  
غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ (التوبہ: ۹۹)

”اور اعرابوں میں سے ایسے بھی ہیں جو اللہ  
اور یوم آخرت پر ایمان لاتے ہیں، وہ جو کچھ  
بھی خرچ کرتے ہیں اُسے اللہ کی قربت اور  
رسول ﷺ کی رحمت کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔  
بیشک وہ اُن کے لیے قربت (کا ذریعہ) ہے۔  
اللہ انہیں جلد اپنی رحمت میں داخل کرے گا،  
تحقیق اللہ بخشنے والا رحمت کرنے والا ہے۔“

### ۱۴۵۔ اعتراف کرنے والے

وَأَخْرَجُوا عَتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا  
صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا ط عَسَى اللَّهُ أَنْ يَتُوبَ  
عَلَيْهِمْ ط إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ خُذْ مِنْ  
أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا  
وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ط إِنَّ صَلَوَاتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ط  
وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ (التوبہ: ۱۰۲، ۱۰۳)

”ان کے علاوہ کچھ ایسے بھی ہیں جو اپنے  
گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں اور جنہوں  
نے نیک اور بد عمل کو مخلوط کر رکھا ہے، شاید  
اللہ اُن کی طرف متوجہ ہو۔ بے شک اللہ  
بخشنے والا رحیم ہے۔ اُن کے اموال میں سے  
صدقہ قبول کر کے انہیں پاک کر کے اُن کا  
تزکیہ کر دیجئے اور اُن کے لیے دعائے خیر  
کرو! بیشک تیری دعا اُن کے لیے باعث  
تسکین ہوگی، اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔“

## ۱۴۶۔ صدقہ ضائع کرنے کا طریقہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَبْطُلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ ۚ كَالَّذِي يُنْفِقُ مَالَهُ رِثَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ فِئْشَلُهُ كَيْشَلُ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَأَصَابَهُ وَابِلٌ فَتَرَكَهُ صَلْدًا ۚ لَا يَقْدِرُونَ عَلَىٰ شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوا ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ۝

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور اذیت پہنچا کر باطل (اکارت) نہ کرو۔ اُس شخص کی طرح جو اپنا مال تو لوگوں کو دکھانے کے لیے خرچ کرتا ہے، لیکن اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہیں رکھتا۔ اُسکی مثال اُس چٹان کی سی ہے جس پر مٹی پڑی ہو اور جس پر موسلا دھار بارش ہو تو اُس کو چٹیل چھوڑ جائے۔ وہ کسی چیز پر بھی جو انہوں نے کمائی قادر نہیں ہیں اور اللہ منکر لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا۔“

(البقرہ: ۲۶۴)

## ۱۴۷۔ دینِ آبائی کی پیروی

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ قَالُوا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ۖ أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ ۝

”جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ اُس کی طرف آؤ جو اللہ نے نازل کیا ہے اور رسول ﷺ کی طرف تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارے لیے وہی کافی ہے جس پر ہم نے اپنے آباء و اجداد کو پایا، خواہ اُن کے آباء ہدایت یافتہ بھی نہ ہوں اور کچھ جانتے بھی نہ ہوں۔“

(المائدہ: ۱۰۴)

## ۱۴۸۔ مان لو اس سے پہلے کہ.....!

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا الْكُنْزَ آمِنُوا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّن قَبْلُ ۚ أَنْ تَضِلُّوا وُجُوهًا فَرَدِّهَا عَلَىٰ أَدْبَارِهَا ۚ أَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّا أَصْحَابَ السَّبْتِ ۚ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ

”اے لوگو جن کو کتاب دی گئی ہے! ایمان لے آؤ اُس چیز پر جو ہم نے نازل کی ہے اور جو تصدیق کرنے والی ہے اُس کی جو تمہارے پاس پہلے سے (موجود) ہے، اس سے پیشتر کہ ہم شخصیتیں بگاڑ کر انکو پیٹھ کی طرف

وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ افْتَرَىٰ إِثْمًا عَظِيمًا ۝

پھیر دیں یا ان پر لعنت کر دیں جیسے ہم نے اصحابِ سبت پر لعنت کی تھی اور اللہ کا حکم تو پورا ہو کر رہے گا۔ بے شک اللہ نہیں بخشتا

(النساء: ۴۸، ۴۷)

ہے اس بات کو کہ اُس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے، البتہ اس کے علاوہ وہ جس کو چاہے گا بخش دے گا اور جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا اُس نے بہت بڑا گناہ افتراء کیا۔“

## ۱۴۹۔ کس چیز پر ایمان لانا ہے؟

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ عَلَىٰ رَسُولِهِ ۚ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَنْ يَكْفُرْ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ۝

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ایمان لے آؤ اللہ پر، اس کے رسول ﷺ پر، اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول ﷺ پر نازل کی اور اس کتاب پر جو اس نے پہلے نازل کی اور جو کوئی اللہ سے، اس کے ملائکہ سے، اس کی تحریروں سے، اس کے

(النساء: ۱۳۶)

رسولوں سے اور یوم آخرت سے انکار کرے گا تو بے شک وہ انتہادرجے کا گمراہ ہوگا۔“

## ۱۵۰۔ اطاعت کرو، اپنے اعمال باطل نہ کرو!

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تَبْطُلُوا أَعْمَالَكُمْ ۚ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ مَا تَوَّابٌ ۚ وَهُمْ كَفَّارٌ فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ۚ فَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلَامِ ۚ وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ ۚ وَاللَّهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَتَرَكَكُمْ أَعْمَالَكُمْ ۚ

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور اپنے اعمال کو باطل نہ کرو۔ بیشک جن لوگوں نے انکار کیا اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکا اور آخر حالتِ کفر ہی میں مر گئے اللہ انہیں ہرگز نہیں بخشتے گا۔ پس تم ہمت مت ہارو اور دعوتِ دوسلامتی کی طرف! تم ہی غالب رہو

(محمد: ۳۳، ۳۴، ۳۵)

گے، اللہ تمہارے ساتھ ہے، وہ ہرگز تمہارے اعمال کو نظر انداز نہیں کرے گا۔“

### ۱۵۱۔ سچی توبہ کرو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا عَلَىٰ رَبِّكُمْ أَنْ تُكْفِرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ نُورُهُمْ يَسْعَىٰ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٨﴾

سائنے اور داہنی جانب دوڑتا ہوگا اور وہ کہہ

رہے ہوں گے کہ اے ہمارے رب!

ہمارے لیے ہمارے نور کو کامل کر دے اور

ہمیں بخش دے! بیشک تو ہر شے پر قدرت

رکھنے والا ہے۔“

### ۱۵۲۔ اللہ کا احسان

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِن قَبْلُ لَنَاقِلٍ مُّبِينٍ ﴿١٦٣﴾

(ال عمران: ۱۶۳)

پیشتر وہ صریح گمراہی میں تھے۔“

## نکات

### یا ایہا الذین آمنوا

#### عمل کرنے کے اصول:

ایمان والوں کی آیات شروع کرنے سے پہلے کچھ اصولوں کا جاننا ہمارے لیے بہت ضروری ہے، جن پر عمل کیے بغیر ہم ”ایمان والے“ سے کبھی بھی ”مومن“ نہیں بن سکیں گے۔

ہمیں یہ طے کرنا ہے کہ ہم ان اصولوں سے اتفاق کر کے انہیں اپناتے ہیں یا انہیں اپنانے سے انکار کرتے ہیں۔

۱۔ جو بھی انسان یہ claim کرتا ہے کہ میں ”ایمان والوں“ میں سے ہوں، وہ گویا اپنی جان و مال کا اللہ سے سودا کرتا ہے کہ ان دونوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرے گا اور ان کے عوض اللہ کی خوشنودی اور جنت چاہتا ہے۔ اب جان اور مال اس کے پاس امانت ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق خرچ کرے گا اپنی مرضی سے اسراف نہیں کرے گا۔

۲۔ ”ایمان والا“ ہونے کا دعویٰ کرنے والے کو خود کو واقعی مومن میں تبدیل کرنے کے لیے کچھ proofs دے کر ثابت کرنا پڑے گا:

(۱) جان و مال کے اس سودے پر جو اس نے اللہ کے ساتھ کیا ہے، وہ کبھی شک نہ کرے۔

(۲) ”ایمان والے“ سے ”مومن“ بننے کا practical proof دینا ہوگا یعنی جہاں

ضرورت ہو وہاں جان و مال نکال کر سامنے رکھنا ہوگا اور اگر situation ہو تو اللہ کے cause کے لیے دونوں کو بچھا کر دینا ہوگا this, but, if اور that کے بغیر۔



- ۳۔ ایمان کے ساتھ ہر جگہ عملو الصالحات کا حکم آیا ہے، یعنی ایمان کے مطابق عملی زندگی۔ انسان کی عملی زندگی میں سب سے بڑی آزمائش حاصل وسائل کی ہوتی ہے۔
- ۴۔ ایمان والا ہمیشہ قرآن سن کر اور قرآن پڑھتے ہوئے سوال کرے گا، بلاوجہ نہیں۔ کیونکہ بغیر قرآن پڑھے سوالات کرنے سے اس کا امکان موجود ہے کہ وہ اپنی philosophy بیان کرتے کرتے آیات کا انکار کر بیٹھے۔
- ۵۔ ہمیں کسی گروہ بندی یا فرقہ واریت میں ملوث نہیں ہونا ہے اور نہ ہی کسی سے فرقہ وارانہ مقاصد کی ترویج کے لیے تعلق رکھنا ہے۔ ہمیں صرف ربانی انسان بننا ہے۔

ایمان والے کا کردار:

- ۶۔ ایمان والے کو اپنے ہر عمل اور ہر معاملہ کے بارے میں اللہ کا لحاظ اور خوف رکھنا (یا تقویٰ اختیار کرنا) ہے تاکہ ایمان کی ترقی ہو سکے، نیز اس تقویٰ کو مرتے دم تک برقرار رکھنا ہے۔
- ۷۔ صرف جسمانی رکوع اور سجود ہی ہماری مکمل اطاعت و فرمانبرداری نہیں ہوتیں بلکہ مکمل مسلمان بننے کے لیے اپنی خواہشوں اور سوچ کو بھی اللہ کے حکم کے سامنے سجدے میں جھکانا ہوتا ہے، تبھی ہم فلاح پاسکتے ہیں۔
- ۸۔ ”اللہ، ایمان والوں کا انتخاب خود کرتا ہے جن کے لیے اُس نے اپنے دین میں کوئی حرج (تنگی) نہیں رکھی۔“ یہ آیت پڑھنے کے بعد اب ہم صرف اور صرف ”مسلمان“ ہیں۔ اس نے قرآن میں مسلم کی شناخت دی ہے۔ اب ہمیں بطور ”مسلم“ صلوٰۃ قائم کرنی اور زکوٰۃ ادا کرنی ہے اور اللہ کو اللہ کے احکامات کے ساتھ مضبوطی سے تھامے رکھنا ہے۔ یعنی اپنے ہر عمل کو آیات سے justify کرنا ہے۔
- ۹۔ ایمان میں کامیابی کا صرف ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ کہ ہمیں 100% فیصد یعنی مکمل خود حوالگی سے اسلام میں داخل ہونا ہے۔ اور اس دین کے لیے مخلص یعنی فدائیت والا بننا ہے۔

۱۰۔ ایمان والا، اللہ سے کسی بھی عمل کو نہ کرنے کی رعایت نہیں مانگ سکتا۔

۱۱۔ اللہ کی آیات کے ذریعے جو قوانین اور duties ایمان والے پر واجب ہیں اللہ نے

- انہیں یاد رکھنے کا حکم دیا ہے، پھر اللہ نے آیات کے ذریعے جو بھی وعدے کئے ہیں، وہ ان کو پورا کر کے دکھائے گا۔ اس نے کفرانِ نعمت سے منع کیا ہے اور فرمایا ہے کہ ”تم مجھے یاد رکھو میں تمہیں یاد رکھوں گا۔“
- ۱۲۔ اگر ایمان والے کو اللہ کی مدد یا تعاون درکار ہو تو وہ صرف اس کے بتائے ہوئے طریقے یعنی صبر اور صلوٰۃ کے ذریعے ہی مل سکتے ہیں، بیشک جو بھی اللہ کے لیے صبر کرتا ہے اللہ اُس کے ساتھ ہو جاتے ہیں یعنی کامیابی اُسی کے ساتھ ہوتی ہے۔
- ۱۳۔ مومن بننے سے پہلے ایمان والے کا امتحان۔ اس کی جان، (خواہ جس چیز میں بھی ہو) بھوک، (desire) (خواہ کسی بھی چیز کی ہو) خوف (نعمتوں کے کھودینے کا یا اموال کے نقصانات کا) کے ذریعے لیا جاسکتا ہے، اس کے لیے اللہ پہلے سے ہی ہمیں علم دے رہے ہیں کہ ان تمام چیزوں سے ہمارا test ہو سکتا ہے، جس کے لیے ہمیں ہر وقت تیار رہنا چاہیے۔
- ۱۴۔ عام مسلمان صرف کسی کی موت کی خبر پر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتا ہے، جبکہ ایمان والا موت اور زندگی کے ہر نشیب و فراز، اچھے اور برے experience، ہر تکلیف اور مصیبت کے موقع پر یہ اعادہ کرتا ہے کہ ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف عملی طور پر رجوع کرتے ہیں۔
- ۱۵۔ جو ایمان والے ہر حال میں اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں، حل ڈھونڈتے ہیں ایسے ایمان والے حقیقتاً اپنے رب کی رحمتیں، فضل اور اُس کی ہدایت پانے کے مستحق قرار پاتے ہیں۔
- ۱۶۔ ایمان والوں پر جو روزے فرض کئے گئے ہیں، ان کا مقصد ان میں پرہیزگاری پیدا کرنا ہے۔ رمضان میں ایک مقرر وقت کے لیے کچھ حلال چیزوں کا استعمال ممنوع قرار پایا جاتا ہے تاکہ پرہیزگاری اور خود حوالگی کے ذریعے اللہ کے احکامات پر عمل کو مزید مستحکم اور قوی کیا جاسکے۔ ”الصوم“ کے معنی رکنے کے بھی ہوتے ہیں۔ اس لئے اگر رمضان میں رک کر ہم نے اپنا تقویٰ نہیں بڑھایا تو رمضان ضائع کر دیا۔
- ۱۷۔ ایمان والے کو صرف اور صرف آیات بیان کرنا ہوتی ہیں، اپنی دیگر موشگافوں سے وہ سروکار نہیں رکھتا۔ سامنے والا خواہ مومن بنے یا نہ بنے، یہ اس کا اور اللہ کا معاملہ ہے۔

ایمان والے کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ دوسروں کو غیر مومن کہے۔

۱۸۔ ”ایمان والا“ ہونے کے باوجود ہمارے اندر بہت سی کمزوریاں اور برائیاں واضح طور پر نظر آرہی ہوتی ہیں۔ اللہ، ایمان والے کو ان برائیوں سے پاک کرنا چاہتے ہیں۔ اس لیے فرماتے ہیں کہ ”ایک قوم دوسری قوم کا اور عورتیں عورتوں کا مذاق نہ اڑائیں، نہ ایک دوسرے پر الزام لگائیں، نہ ہی دوسروں کو برے القاب سے پکاریں۔“ اللہ نے ظن و گمان کو اٹھ (یعنی گناہ) قرار دیا ہے، کیونکہ ظن و گمان کی وجہ سے تقریباً ہر انسان کسی نہ کسی نفسیاتی مسئلے، ذہنی دباؤ، وہم کا شکار رہتا ہے۔ یہی ظن و گمان دوسروں کے حالات میں تجسس کرواتا ہے جس سے انسان نہ چاہتے ہوئے بھی دوسروں کی غیبت کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

۱۹۔ اللہ تعالیٰ نے ایمان والے کو شیطانی اعمال مثلاً شراب، جوا، ہوا میں باتیں کرنا اور شخصیت پرستی جیسے اعمال سے گریز کا حکم دیا ہے، کیونکہ یہ تمام چیزیں مل کر جس (یعنی غلاظت کا ڈھیر) بن جاتی ہیں اور شیطان جو کہتا ہے وہی کرداتی ہیں، ان اعمال کے ذریعے شیطان ہمیں فلاح پانے سے دور کر دیتا ہے۔ وہ شراب اور جوئے کے ذریعے ہمارے درمیان بغض اور عداوت پیدا کر دیتا ہے اور ہمیں اللہ کے ذکر، یاد اور صلوٰۃ (پڑھنے والی سے لے کر نظام کو قائم کرنے والی تک) سے دور لے جاتا ہے۔ اس لیے ایمان والے کو ان اعمال سے باز رہنا چاہیے، کیونکہ اللہ کا ذکر اور صلوٰۃ ہی تو آخرت میں نجات کا ذریعہ ہیں۔

۲۰۔ اللہ، ایمان والے کو بات کرنے کے سلیقے سے بھی آگاہ کر رہا ہے ہیں کہ وہ جب بھی بات کرے تو احسن بات کرے یعنی ایسی بات جس سے سامنے والے کی عزت نفس متاثر نہ ہو اور وہ بات احترام کے دائرے میں کی جائے جو یقیناً صرف اللہ کی آیات کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔ کیونکہ شیطان بہودہ گفتگو کے ذریعے ہمارے دلوں میں وساوس ڈال کر ہمارے ایمان میں فساد، ہمارے تعلقات میں عداوتیں اور ہمارے معاملات میں رنجشیں پیدا کرواتا ہے اور اس طرح شخصیت کے ساتھ ساتھ ہمارا ایمان بھی تباہ و برباد کر ڈالتا ہے۔

۲۱۔ اللہ، ایمان والے کو تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دے رہے ہیں اور قرآن میں یہ بھی بتا

رہے ہیں کہ عدل کا طریقہ اختیار کرنا تقویٰ سے قریب تر ہے۔

۲۲۔ اللہ مومن مرد اور مومن عورتوں کے لیے بصارت کی حدود بیان کر رہے ہیں کہ بصارت کا پردہ رکھنا ہے اور عصمت کی حفاظت کرنی ہے۔ مومنہ عورتوں کو اوڑھنے کا پردہ بھی بتایا گیا ہے، انہیں اپنی زیبائش کی غیر ضروری نمائش سے منع فرمایا گیا ہے۔ نیز کسی بھی عورت کو اس طرح چلنے سے بھی منع فرمادیا گیا ہے جس سے اس کی خوبصورتی ظاہر یا نمایاں ہو۔

۲۳۔ اللہ، ایمان والے کو گھریلو ادب، آداب کی تعلیم دے رہے ہیں اور اقارب کے ساتھ صلہ رحمی اور والدین کے ساتھ نرمی اور رحمت کا طریقہ اختیار کرنے کا حکم دے رہے ہیں۔

۲۴۔ ایمان والے پر لازم ہے کہ جب بھی گواہی دینے کی ضرورت پیش آئے تو حقائق کے مطابق گواہی دے۔ خواہ یہ گواہی اس کی اپنی ذات، والدین یا قرابت داروں کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ ایمان والے کو گواہی میں اپنی خواہش نفس کی پیروی نہیں کرنی چاہیے۔

۲۵۔ اللہ، ایمان والوں کو ایسا مومن بنا رہے ہیں جو اللہ، رسول اور قرابت داروں کے ساتھ ہی نہیں بلکہ دشمن کے ساتھ بھی عدل و انصاف کے معیار کو قائم رکھتے ہیں، یعنی کسی دشمن کے حقوق بھی سلب نہیں کرتے۔

۲۶۔ اللہ نے جو حقوق عورتوں کو دیئے ہیں، مرد اپنے زور کے بل بوتے پر اکثر ان کو سلب کر لیتے ہیں بلکہ خود عورتوں کو بھی اپنی ملکیت (property) تصور کرتے ہیں اور ان کی property کو اپنی جائیداد کا حصہ سمجھتے ہیں۔

۲۷۔ ایمان والوں کے ہاں کبھی کبھی رخصتی سے پہلے ہی طلاق کی نوبت پیش آ جاتی ہے، ایسی صورت میں انہیں عورتوں کو کچھ متاع (gifts) کے ساتھ احسن انداز میں چھوڑنے کا حکم دیا جا رہا ہے، نیز اس صورت میں کوئی عدت نہیں ہوگی۔

۲۸۔ اللہ، ان ایمان والوں کو جو مومنین کے دو گروہوں میں لڑائی کا حصہ نہ ہوں، غیر جانبدار رہ کر ان کے درمیان تنازعے کی اصلاح کرنے اور حق بجانب والے فریق کے لیے stand لینے کا حکم دے رہے ہیں۔

۲۹۔ ایمان والوں کو اللہ کے راستے میں صبر و استقامت دکھانے، تقویٰ اختیار کرنے اور conscious رہنے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کا حکم دیا جا رہا ہے، جس کے بغیر ہم فلاح نہیں پاسکیں گے۔

۳۰۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو وضو کا طریقہ بیان فرما رہے ہیں۔

۳۱۔ اللہ، ایمان والے کو حالتِ سکر (یعنی اونگھ، غفلت، بے توجہی یا نشہ کی حالت) میں صلوٰۃ کے قریب جانے سے منع فرما رہے ہیں، جب تک وہ یہ نہ سمجھنے لگے کہ وہ نماز میں اللہ کے سامنے کھڑے ہو کر کیا کہہ رہا ہے۔ کیونکہ ان حالات میں صحیح صلوٰۃ قائم نہیں کی جاسکتی۔

۳۲۔ اللہ، ایمان والے کو آداب معاشرت کی رہنمائی کر رہے ہیں کہ کسی کے گھر میں داخل ہونا ہو تو پہلے اجازت طلب کرنا ضروری ہے اور گھر میں داخل ہو کر گھر والوں کو سلام کرنا چاہیے۔ اگر گھر میں کوئی موجود نہ ہو تو واپس لوٹ جانا چاہیے۔ ایک صالح معاشرے کے تمام گھرانوں کو ان ادب و آداب کی ضرورت ہوتی ہے۔

۳۳۔ اللہ تعالیٰ اس آیت میں صحابہ کرام سے خطاب کر کے انہیں discipline قائم کرنا سکھا رہے ہیں کہ جب دعوت دی جائے تب جاؤ اور نبی کریم ﷺ کے ہاں بیٹھ کر دوستانہ گفتگو سے اجتناب کرو! اللہ کے رسول ﷺ اپنے اصحاب کا لحاظ کرتے تھے اس لیے ان پر کوئی پابندی نہ لگاتے تھے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور انہیں ازواجِ مطہرات سے پردے میں رہ کر بات کرنے کا حکم دیا بلکہ نبی کی ازواج سے ان کے نکاح کو بھی حرام قرار دے دیا۔

۳۴۔ ایمان والے کو ایسی تجارت کی طرف دعوت دی جا رہی ہے جو اسے دردناک عذاب سے بچالے۔ انسان اپنی فطرت میں تجارت کرنا پسند کرتا ہے۔ تجارت جو اسے دردناک عذاب سے بچالے گی، وہ یہ ہے کہ اللہ کے راستے میں جان و مال سے جہاد کیا جائے۔ اس طرح اللہ اُس کے تمام گناہوں کو بخش دے گا۔ اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتے ہیں کہ اگر ہم نے ایسا کیا تو دنیا میں جن چیزوں سے ہمیں محبت ہے اللہ تعالیٰ وہ سب چیزیں ہمیں عطا فرمادیں گے اور آخرت کے لیے تو سب کچھ ہے ہی۔ تو کیا خیال ہے ایسی تجارت کرنی ہے یا نہیں؟

۳۵۔ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے لیے دنیا میں تجارت کے اصول بیان کر رہے ہیں کہ تجارت میں دھوکا (fraud) نہ کیا جائے، تجارت باہمی رضامندی یعنی mutual understanding کے ساتھ ہونی چاہیے، کیونکہ کسی کا مال ناحق کھانا حرام ہے۔

۳۶۔ اللہ، ایمان والے کو اس آیت میں دوبارہ کسی کا مال ناحق کھانے اور fraud کرنے سے منع فرما رہے ہیں، بلکہ خواہ مخواہ کے مقدمات بھی حکام کے پاس لے جانے اور حکام کو رشوت کے طور پر انہیں پیسے دینے سے بھی منع فرما رہے ہیں، کیونکہ یہ سب چیزیں گناہ ہے۔ اور کسی بھی صحت مند معاشرے کے لیے ایسے صالح ایمان والوں کی ضرورت ہے۔

۳۷۔ یہاں اللہ مثال دے کر بیان کر رہے ہیں کہ ایمان والوں کو جن چیزوں کی تعلیم دی گئی ہے، اگر وہ جان بوجھ کر انہیں ignore کریں گے تو شیطان اُن کا partner یا ساتھی بن جائے گا، کیونکہ اللہ انہی آیات کے ذریعے ہمارے مراتب بلند کرتے ہیں اور اگر ہم انہیں ignore کر کے اپنی خواہش نفس پر چلنے کی کوشش کرتے ہیں تو اللہ کتے کی مثال دے کر بیان کر رہے ہیں کہ اس صورت میں تمام زندگی ہم کتے کی طرح unsatisfied رہیں گے اور ہمیشہ more & more کے چکر میں ہانپتے رہیں گے۔

اب فیصلہ ہمارے ہاتھ میں ہے:

کہ اب تک جتنی آیات بیان کی گئیں ہیں، ان سے اپنے مراتب بلند کرتے ہیں یا دنیا داری کے چکر میں پڑ کر اپنی زندگی گزارتے ہیں۔ اب یہ سب ہمارے ہاتھ میں ہے۔ بعد میں ہم اللہ سے کوئی گلہ شکوہ نہ کر سکیں گے کہ ہمیں علم نہیں تھا۔ کیونکہ اللہ تو اپنی آیات کے ذریعے ہم پر تمام چیزیں واضح کر چکے ہیں۔